



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۳ جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری ہر روزہ پختہ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	وقتہ سوالات	۶
۳۔	دعائے مغفرت	۷
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۳۰
۵۔	بلوچستان زرعی ادارے کا مسودہ قانون نمبر ۱۹۹۸ (پاس کیا گیا)	۳۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی سکرٹریٹ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مorum خ ۲۳ جنوری ۱۹۹۸ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

(دروزہ پختہ) وقت گیراہ تھا پھیس منت (قبل دوپر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار (اپنے کی) صوبائی اسمبلی ہال کوئے میں منعقد ہوا،

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَ هَ تِلْكَ أَيْتُ الْكِتَابُ الْحَكِيمُ هَ هُدَىٰ وَرَحْمَةٌ
لِلْمُخْسِنِينَ هَ الَّذِينَ يَقِنُمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ
وَهُم بِالآخِرَةِ هُمْ يُؤْفِنُونَ هَ
وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ.

ترجمہ :- یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہیں۔
عیکوں کا رجوم تماز پڑھتے اور زکوہ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے
یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

وقہہ سوالات

جناب اسپیکر : جناب عبد الرحمن مندو خیل سوال نمبر دو سو پانچ دریافت فرمائیں سوال پڑھا گوں التصور کیا جائے کوئی ضمی سوال ہے تو دریافت فرمائیں مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۷ کو موخر شدہ **X ۲۰۵ مسٹر عبد الرحمن خان مندو خیل** (مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)۔

کیا وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
 (الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران مکمل ایکسائز اینڈ میکسیشن میں گرید آگریڈ ۷۱ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں تعینات کرد ملازمین کے نام محمد ولدیت تعیینی کوائف، تاریخ تعیناتی جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔
 (ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے جیادی شرائط کیا رکھی گئی تھی۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشریکی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو کن اخبارات و رسانیک میں اگر نہیں تو کیوں؟

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر ایکسائز اینڈ میکسیشن)

الف سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء کے دوران مکمل مذکورہ میں گرید آتا ۷۱ کا برادر است تعیناتی نہیں ہوئی البتہ اس دوران میں مندرجہ ذیل اسپیکٹر مکملانہ کوتے پر بطور ایکسائز اینڈ میکسیشن افسرز (۷۱-B) ترقی پا چکے ہیں۔

نام ولدیت	تاریخ ترقی	ضلع رہائش	تاریخ موجودہ پوسٹنگ	کونکے
۱۔ مسکی صالح خان ولد سیک محمد	۲-۱۲-۹۳	۹-۶-۹۶	(۹-۶-۹۶) ۹-۶-۹۶	کونکے
۲۔ مسکی ظہور احمد ولد میر عطا محمد	۲-۱۲-۹۳	۹-۳-۹۳	۹-۳-۹۳	نوشکی
۳۔ مسکی شہزاد خان ولد خاندید	۲-۱۲-۹۳	۹-۶-۹۶	۹-۶-۹۶	پشین
۴۔ عبد الواحد	۲-۱۰-۹۳	۷-۵-۹۶	۷-۵-۹۶	کونکے

مزید گزینہ اتا ۱۵ کے تعینات شدہ ایکاروں کی تفصیل خیم ہے لہذا اس بھلی لابریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ تعیناتی کیلئے شرائط کی الیت مطابق سروس روپر کمی گئی تھی نہ ان اسمیوں کی تشریف مقامی اخبارات جنگ، و مشرق میں کی گئی تھی۔

(نوٹ: مونخر کئے گئے سوالات نمبرز ۷۷، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۴، اور ۷۷، ۲۰، کاروانی میں شامل نہیں کئے گئے)

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر مخدوم سجاد حسین سانق گورنر اور سجادہ نشین بہاول الدین زکریا ان کے لئے دعا کرو اسیں اور علامہ عبدالی کے لئے بھی

جناب اسپیکر: دعا کرو اسیں

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

عبدالرہمیم خان مندو خیل: جناب یہاں ریکارڈ سے نظر آ رہا ہے کہ کوئی انڑو یو یک کوئی پر اپر (Proper) طریقے سے نہیں ہوئے ہیں اگرچہ چوہس انپکٹر اور ۵۹ سب انپکٹر یہ بہت بڑی تعداد ہے ایکسا نیز ذیپارٹمنٹ میں لیکن ان کی کوئی نہ تشریف ہوئی ہے نہ کوئی پر اپر طریقے سے انڑو یو ہوئے ہیں یہ بالکل خلاف ورزی ہے۔

جناب اسپیکر: جناب ملک صاحب سوال یہ ہے کہ جو بھر تیاں ہوئی ہیں نہ اس کی تشریف کی اور نہ ہی انڑو یو ہوئے۔

ملک محمد سرور خان کا کہرا: جناب ۱۹۹۰ء سے محکمہ ہذا میں جو ملازمین اتا ۷۱ ایک تعینات ہوئے ہیں ان کی تفصیل اور تعلیمی کو ایک درج زیل ہیں۔ تو اس میں ایکسا نیز ایڈ

ٹکسیشن آفیسر دو ہیں اور ایکسائز انپکٹر بائیس ہیں اور ایکسائز انپکٹر پچاس ہیں۔ اسٹٹ نو ہیں سینو گراف پاٹھ۔ جو نیر کلر اکٹس اور کانٹیل ۳۲ ہیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : یہ صحیح ہے میرے اور آپ کے فیجھ میں زرا فرق ہے انپکٹر میرے پاس چو ٹس۔ سب انپکٹر ۵۹ ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ کا صحیح ہو لیکن جو میرے سامنے ہے اور میں نے حساب کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان یو ہے اہم پوسٹ کی نہ تشریف ہوتی ہے اور نہ انفر دیو ہوئے ہیں یہ ہے اصل چیز اتنی یو ہی ہے قائد گی۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : اس میں گورنمنٹ کا یا ٹپار ٹھٹل کو د ہوتا ہے ایک ڈریکٹ اپوئیٹمنٹ ہوتی ہیں۔ پہچیس پر سوت پلک سرور کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوتی ہے۔ ان کا اشتہار پلک سرودس کمیشن کو تحریرو ہوتا ہے اور جہاں تک دس فی صد پر موشن کو د ہوتا ہے اس کے لئے کوئی اشتہار وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے لہذا پلک سرودس کمیشن کے تحریرو جو لوگ ۱۹۹۰ء سے ایکسائز اینڈ ٹکسیشن آفیسر ہیں ہمارے سالان وزیر صاحب نے ان کو اپوئیٹ کیا تھا اس کے بعد ان کو صوبائی کاپیون نے ان کو ریگولرائز کر دیا تھا۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : یہ سوال جواب بالکل واضح ہے یہاں انہوں نے کہا ہے کچھ لوگ آپنیں کو د ہیں پر موٹ ہو گئے وہ تو چار ہیں ان کی ہم نے بات نہیں کی ہے جو آپ کہتے ہیں کہ محکمان پر موشن ہے یا ڈریکٹ ہے اس طرح اس کی تقسیم کر دی ہے۔ جو پوٹیں ہیں محکمان پر موشن میں کہتے ہیں۔ پر موٹ ہوئے اور یہاں جزوہ لزرجو لیشن دئے ہیں کہ ان روڑ کے تحت ہماری بھرتی ہوتی ہے یا پر موشن کی ان روڑ کے مطابق۔ آپ تقسیم کر کے دیں۔ یعنی ان روڑ کے تحت۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : جواب سرور د لز ۱۹۸۳ء کے تحت جو کو د مقرر ہوا ہے اس کے تحت ۲۰ فی صد ڈریکٹ کو شدہ ہے اور ۵۷ فی صد سینتر ب انپکٹر سے پھر

ایکسا نیز اینڈیکسیشن انپکٹر بنتے ہیں یہ پر موشن کوڈ ہے۔ اور پانچ فنی صد مکملانہ کوڈ جو سپرینڈنٹ
کلر، غیرہ جو پر موت ہوتے ہیں پانچ پرسنٹ ان کا کوڈ ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میں روڈر کے بارے میں آپ سے اختلاف نہیں کرتا
میں یہ کہتا ہوں کہ ان روڈر کے مطابق جو پونٹ دی گئی ہیں ان کی تقسیم کر کے دے دیں۔ کن
روڈر کے تحت کتنا پر موشن کتنا ذراً ریکٹ۔ اور ان کا انڑو یو۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : وزیر میں نے آپ کو بتایا ہے کہ سر و سر روڈر کا جو
کوڈ ہے ان میں چار آدمی انپکٹر سے ایکسا نیز اینڈیکسیشن آفیسر ہے ہیں جن کے نام اگر آپ معلوم
کرنا چاہیں تو وہ بھی میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔ باقاعدہ پر موت ہوئے۔ یہ پر موشن کوڈ ہے اور
چوپیس پرسنٹ ہے وہ ذراً ریکٹ کوڈ ہے جو پلک سر و سر کمیشن کے تحریروں ہوتا ہے اور پلک سر و سر
کمیشن ان پوسٹوں کا اشتمار خبار میں دیتا ہے۔ اس کے تحت اس کے اپنے روڈر ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اسپیکر میر اسوال بالکل کلیر ہے واضح ہے کہ جو
قواعد ہیں جو یہاں اپونکٹ منشی دکھائی گئی ہیں ان کا تقسیم کر کے یہاں مجھے بتائے کہ کتنے انپکٹر
ہیں وہ ذراً پیدا نہیں پر موشن کے تحت آئے ہیں کتنے پلک سر و سر کمیشن کے تحریروں آئے ہیں۔ یہ میں
پوچھ رہا ہوں تقسیم میں پوچھ رہا ہوں ان کو روڈر کے مطابق۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ : اخبار میں ہم نے مخبر کر دیا ہے۔ میں اسکیل کے اس سیشن
میں اخبار کا ریکاڈ بھی بتا سکتا ہوں۔ مشتر ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر : وہ توجہاً میں ہے۔ ب۔ جزو میں ہے کہ جنگ اور مشرق میں آسامیاں
مشتر کی گئی تھیں۔ آپ کا جو پلا سوال تھا کہ آیا یہ آسامیاں مشتر ہوئی تھیں یا نہیں۔ اس کا
جواب ہے کہ جنگ اور مشرق میں اشتمار آیا تھا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب وہ یہ بھی ہمیں دکھادیں۔ یہ انہیں دکھانے ہو گئے یا اس attach نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر : نحیک وہ کہتے ہیں کہ میں دکھاؤں گا

عبدالرحیم خان مندو خیل : اور یہ دوسرے تفصیل کے اتنے انسپکٹر سے یاد رکھ انسپکٹر لگے ہیں۔ ان کی تقسیم ان قواعد کے مطابق۔ ان کا انزو یو جو پیک سروس کمیشن میں یا سلیکٹیشن کمیٹی میں ہوا یہ انسوں نے دینا ہے۔

جناب اسپیکر : تین طریقے ہیں۔ تحریک پیک سروس کمیشن۔ ڈیپارٹمنٹ مثل کمیٹی کے ذریعے اور تیراڑا کیٹ اپ اویونٹ مٹ کے ذریعے تین ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : ۲۴۱ ایکسا نیز انسپکٹر میں سے چار انسپکٹر پر موٹ ہو چکے ہیں۔ باہمیں وہی کوٹ ہے جو بتا دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ چار آدمی جو پر موٹ ہو گئے ان کا جواب بالکل کلیر ہے اور اسی میں کچھ ریاضت بھی ہو گئے وہ تو چلے گئے یہ جو دیگر پوسٹ میں چوئیں ایکسا نیز انسپکٹر۔ ۵۹ سب انسپکٹر اور جو نیز کلرک اشینوگرا فر ۳۶۰ اور کاشیبل ۱۲۳۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) : اس میں آپ کا کسی پر اعتراض ہے تو بتائیں اگر کسی کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے تو بتائیں؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : اس میں سب کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے سرے سے وہ قواعد کے تحت ہوئی ہے تو نحیک بے انصاف ہے ریگولر ہے اور اگر اس کے تحت نہیں ہوئی ہے لوگوں کے ساتھ صوبے کے ساتھ اور دیگر لوگوں کے سامنے بے انصافی ہے۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھر تیار قواعد کے مطابق ہوئی ہیں؟

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): جناب یہ بھر تیار قواعد کے مطابق ہوئی ہیں اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ بتائے ہے کہ کس آدمی کا بے قاعدگی سے ہوا ہے؟

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب اسپیکر میرے اس سوال کا جواب ان سے لے لیں کہ وہ ان پوسٹوں کو تقسیم کر کے کیا ہے میں ہم کو بتادیں اتنے اسپکٹر پبلک سروس کمیشن اتنے پر موشن ذیپارٹمنٹ اتنے ڈائرکٹ۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): یہ خود کر لینا میں نے تو تعداد بھی بتایا ہے ۲۲ اسپکٹر ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر والی: جناب منشی صاحب خود ریگوار نہیں ہے جب ریگوار ہو گا تو جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: پہلی بھی اصل میں یہ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۴ء تک کا آپ کا سوال ہے تو اس میں تھوڑا اسادہ درست فرمادی ہے ہیں اگر آپ ان کے چیزیں میں چلے جائیں وہ آپ کو ڈپلیٹ میڈیا میں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب یہ کیا ہے میں گے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): جناب اسپیکر ہمارے ایم پی اے صاحبان ۱۹۹۰ء کے سوالات اب پوچھتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر والی: آج یعنی سر ہم موجودہ بھی بتادیں گے اکتوبر میں لے گئے ہیں اور یہ کو ایس میں لے گئے وہ بھی بتادیں گے پرانے بھول جائیں نئے بھی آپ کو بتادیں گے کہ آپ نے کیا کیا ہے۔

جناب اسپیکر : عبد الکریم نو شیر وانی صاحب سوال ہوتا ہے کوئی ضمنی سوال ہوتا ہے یہاں
سینئٹ دینی ہوتی ہے تھیک ہے عبد الرحمن خان مندو خیل صاحب۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : بھیجا رائیز کر کے بتادیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ : آپ تشریف لا میں بتادیں گے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : تھیک

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب آپ پرانے بھول جائیں نے بھی آپ لوگوں کو
بتادیں گے کہ کیا کیا آپ لوگوں نے

جناب اسپیکر : عبد الکریم نو شیر وانی صاحب آپ تشریف رکھیں سوال ہوتا ہے ضمنی
سوال ہوتا ہے کوئی اسینئٹ نہیں دینی پڑتی جی جناب تھیک ہے عبد الرحمن خان صاحب؟

عبد الرحمن خان مندو خیل : نہیں تو آپ نے کیا فیصلہ۔

جناب اسپیکر : وہ کہتے ہیں کہ بتادیں گے چیزیں تشریف لا میں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : بھیجا رائیز کر کے بتادیں گے روں کے مطابق بتادیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ : ہم بتادیں گے روں کے مطابق۔

جناب اسپیکر : اگر سوال عبد الرحمن خان صاحب یہ ڈیفر شدہ سوال ہے جی۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : سوال نمبر ۲۰۔

جناب اسپیکر : وزیر مواصلات و تعمیرات کون جواب دیں گے جناب؟

جناب اپنیکر : کوئی ضمنی سوال ہے جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب ؟

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : پہلے میں

جناب اپنیکر : پہلے ضمنی سوال آجائے پھر

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : نہیں پہلے میں یہ عرض کروں کہ چونکہ وزیر موصوف
نہیں پہنچے ہیں اس دن بھی معزز ارجاع کیم نے یہ اخْحایا تھا کہ بھتر یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ وزیر ہو جو
سب اس کو جانتے ہوں وہ جواب دے دیں لہذا جب تک وہ وزیر صاحب آتے ہیں ان سوالات کو
موخر کر دیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی : ضمنی سوال جی۔

جناب اپنیکر : یعنی وہ کہتے ہیں کہ موخر کر دیا ہے پہلے جواب من میں ان کا آپ تشریف
رکھیں ہاں۔

بسم اللہ خان کا کڑ : بتئے بھی سوالات سی اینڈ ڈبلیو سے متعلق ہیں ان کو موخر کیا جائے

جناب اپنیکر : بسم اللہ خان صاحب آپ کو میں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی : جناب اپنیکر صاحب ضمنی سوال۔

جناب اپنیکر : جی؟

میر عبدالکریم نوشیر وانی : ہم چاہتے ہیں کہ جب مفتر موجود فیں ہے تو ر آپ بھی
جواب دے سکتے ہو آپ اگر جواب صحیح دے سکتے ہو ؟

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : میں نے آپ کے مطالبے پر یہ کہا کہ آپ پھر یہ کہیں گے
شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : سوال ہی نہیں رکھا ہوا ہے سپیسٹری کدرم
سے آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر : یہ سوال نہیں ہے
شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) : وہ ضمنی کہ رہا ہے
عبدالرحیم خان مندو خیل : میں نے نہیں کہا ہے
شیخ جعفر خان مندو خیل : آپ نے نہیں کہا ہے۔

جناب اسپیکر : جی جناب تو اس پر میں توجہ سارے ایوان کی دلاوں گا اور خاص طور پر
وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرو گا کہ یہ سوالات پسلے بھی ڈیفر ہوئے تھے اب پھر ڈیفر کتنے ہیں
آپ تو میں کچھا ہوں یہ کافی اکھیں پھر وقت صرف ہو رہا ہے اور سوال اپنی افادیت کھو دیتے ہیں
اب بسم اللہ خان نے کہا ہے تو میں اسے ڈیفر کرتا ہوں چلنے اگلا سوال جی عبد الرحمن خان مندو خیل
اگلا سوال

عبدالرحیم خان مندو خیل : سوال نمبر ۳۳۲

جناب اسپیکر : سوال نمبر ۳۳۲ جی یہ بھی وزیر موافقات سے ہے
عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ تو ایسے ہی وہ کرنا ہو گا جناب ہلاچونکہ اس کا جو جواب
ہے وہاں آپ نے دیکھا بھی ہے کہ سوال ہذا مورخہ ۳ جنوری ۱۹۹۸ء کو دفتر ہذا
میں موصول ہوا جس کا جواب حسب معمول جواب ہمیں ملائی ٹھیں

جناب اسپیکر : یہ ڈیفر جناب اسپیکر : It stands deferred

عبدالرحیم خان مندو خیل : شکریہ جی

جناب اسپیکر : اگلا سوال میر عبدالکریم نویر والی

جناب اسپیکر : یہ بھی مواصلات سے تعلق رکھتا ہے عبدالکریم نویر والی اگلا سوال صفحہ نمبر ۹ پر۔

جناب اسپیکر : اس کا تعلق بھی مواصلات ہے یہ پسلے کا مونخر شدہ سوال ہے پسلے کا جو ۱۱ نومبر کو آیا تھا

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا یہ ضمنی نہیں ہے یہ پوچشت آف آرڈر ہے ایسے ان کے لئے جوانوں نے ہمیں دیا ہے ریکارڈ ہیں یہ جو فیگر زد یئے گئے ہیں وہ صحیح طور پر نہیں دیئے گئے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے کیونکہ اس میں ایسے الفاظ ہیں وہاں لکھا ہے رقم ملین میں پوچشت آف آرڈر پر میں بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر : درست ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : رقم ملین میں اب سامنے جو آپ دیکھیں گے اس میں لکھا ہے کہ صفر صفر پانچ پانچ اب یہ کیا نہ گا اکائی دہائی سینکڑا ہزار دہ ہزار چھپن ہزار نے یا ہم کہیں کہ چھپن ملین پانچ اعشار یہ پانچ ملین تو یہ جو ہیں فخر زان کو ذرا ہم وزارت مواصلات سے روکیجھٹ کریں گے ہم کہ فخر زان میں اگر آپ ملین.....

بسم اللہ خان کا کڑ : چھپن اعشار یہ صفر صفر چھپن ملین

عبدالر حسیم خان مندو خیل : کم از کم مجھے جو علم ہے وہ یہ ہے کہ اس کو اس طرح لکھتے ہیں کہ پائچ اگر بچپن ہے تو پائچ پائچ اور خوب اعشار یہ دے کر
بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : نجی ہاں۔

جناب اسپیکر : یہ واقعی درست ہے بسم اللہ خان یہ میں نے بھی دیکھا ہے۔
بسم اللہ خان کا کڑ : اعشار یہ کو یہ میں نے (Point Out) اور ہاں پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ درست طور پر یہ نشان نہیں دیا گیا ہے اس کو پڑھا جائے گا بچپن میں پائچ ملین وہ اعشار یہ جس طریقہ سے دینا چاہئے تھا تاکہ واضح ہو آسانی ہو تو اس طریقہ سے یہ واضح نہیں ہے

جناب اسپیکر : عبد الکریم نو شیر وانی اگلا سوال تھی

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب اسپیکر ۵۷۱۲ اس کا بھی موافقات سے تعلق ہے

جناب اسپیکر : یہ بھی ڈیفر ہوا اگلا سوال میر عبد الکریم نو شیر وانی۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : اگلا سر جان جمالی کا ہے۔

جناب اسپیکر : آپ کا ہے جی آپ کا ہے صفحہ نمبر ۱۳ پر۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : سوال نمبر ۷۲۔

جناب اسپیکر : ہاں جی اسکو چلا کیں گے آپ کو بتا دیا تھا سارا اور ہاں جواب تو مکمل ہے کیا خیال ہے آپ کا۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب میں اس کو ڈیفر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ منظر نہیں

جناب اپنیکر : ذیفر چلے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : پوائنٹ آف آرڈر جناب اب یہ رقم ہے ایم پی اے
ہائل ہے ایم پی اے ہائل کی آنکھ نمبر ایم پی اے ہائل کے ٹرمائینڈ پروفیگ نخود جو بھی ہے
لیکن رقم جو ہے صفر صفر ایک یہ ایک ملین ہے یا اسی طرح ایم پی اے ہائل کی یہڈی کی مرمت

جناب اپنیکر : یہ لاکھ ہے ؟

میر عبدالکریم نوشیر ولی : یہ ایک لاکھ ہے جناب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : اچھا نجیک ہے اسکے فحراز بھی اسی طرح ہیں اگر ملین
میں دینا ہے تو اپنے طریقہ سے۔

جناب اپنیکر : صحیح ہے اگلا سوال میر جان محمد جمالی۔

میر جان محمد جمالی : پوائنٹ آف آرڈر سر یہ جو ایم پی اے ہائل کی سوال ہیں
وزیر موصوف ہوتے تو بہت اچھی بات ہے لیکن آپ کے توسط سے قائد ایوان کے نوٹس میں لانا
چاہتا ہوں کہ ایم پی اے ہائل کی زیوں حالت ہے بہت بدی حالت ہے کوئی بائی میں نہیں ہے میں
نیہری سکھدہ یشنز ہیں جو نکسر کشن کا ہے اس کا ضرور نوٹس لیں بری حالت ہے اور ایم پی ایز رہتے ہیں
وہاں۔

جناب اپنیکر : اس کا نوٹس لیا گیا ہے میں نے بھی لیا ہے اور جناب ذیپنیکر صاحب جو
کہ ہاؤس سکمینی کے چیئر مین ہیں انہوں نے بھی اس کا نوٹس لیا ہوا ہے انشاء اللہ اس پر ہم کام کر رہے
ہیں اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی : سوال نمبر ۵۲۳۔

کیا وزیر صنعت و حرفت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا حال محلہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام منسلک ملکہ جات پر جیکس اگر ہوں میں کتنے گز نیڈ آفیسر ان وہاں گز نیڈ الہکاروں کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام عمده مقام تبادلہ اور مقام وہ عمده تعیناتی کی تفصیل دی جائے نیز کیا ان تبادلوں میں ملیت و تجربہ اور گریڈ کا خیال رکھا گیا ہے

(ب) مذکورہ بیان تبدیل کردہ آفیسر ان والہکار ان اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے نیز کیا آفیسر والہکار نے عمدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیشوں آفیسر ان والہکار ان سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے

(ج) مذکورہ تبادلوں میں اسی اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے نیز ہر آفیسر والہکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

سردار عبدالرحمن کھیتراں (وزیر صنعت و حرفت) : (۲۱ فروری ۱۹۹۷ء)
 تا حال محلہ صنعت و تجارت و معدنی وسائل کے زیر انتظام درج ذیل متعلقہ محلہ جات کے آفیسر ان وہاں گز نیڈ الہکاروں کے تبادلے و تعیناتی کے متعلق مطلوبہ معلومات کی باترتیب فرست ضمیم ہے لہذا سمبلی لا بریری میں ملاحظہ فرمائیں

۱۔ نظامت صنعت و تجارت

۲۔ نظامت چھوٹی صنعتیں

۳۔ نظامت ترقی معدنیات

۴۔ اسٹیل ائر سریل اسٹیلز ڈی یو پمنٹ انھماڑی جب

جناب اسپیکر : Answer taken as read.

میر جان محمد خان جمالی : میر ایک ضمنی سوال ہے

جناب اپنیکر : وزیر صنعت و حرفت آپ پوچھیں جی۔

میر جان محمد خان جمالی : سرو یہ ہے کہ یہ جو سلز شاپ اسلام آباد میں ہے وزیر صنعت میں کیا ہے کہ اس کی ابھی اٹیشن کیا ہے کوئی اس سے فائدہ ہو رہا ہے یا کوئی بلوچستان کے جو ہمارے ہند کرافٹ وغیرہ ہے ان کی کیا مشوری ہو رہی ہے کار کر دگی ذرا بتاؤں ایوان میں۔

جناب اپنیکر : نہیں سوال کیا ہے؟

میر جان محمد خان جمالی : سوال یہ ہے کہ سلز شاپ اوہر پونٹ رانسفر کے ذریعہ سے پتہ چلا کر ایک سلز شاپ ہے ہماری اسلام آباد میں وہ سلز شاپ کی کار کر دگی کا کیا حال ہے وہاں یہ سوال ہے۔

وزیر صنعت و حرفت : یہ فریش سوال بتاہے جناب۔

جناب اپنیکر : ہو سکتا ہے اس میں آنکتا ہے کہتے ہیں جی کہ ہماری کیا ہے مطلب ہم جو فروخت کرتے ہیں منافع میں جاری ہے کیا ہے؟ یہ پوچھنا چاہئے ہیں آپ سے۔

وزیر صنعت و حرفت : نہیں شاپیں تو تمام نقصان میں جاری ہیں کراچی کی ہے اسلام آباد کی ہے یا لاہور والی یہ تمام ڈیفیسٹ میں جاری ہیں۔

جناب اپنیکر : چلنے جی کوئی ضمنی سوال۔

میر جان محمد خان جمالی : نہیں۔

جناب اسپیکر : اگلے سوال جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب صفحہ نمبر ۱۶

عبدالرحیم خان مندو خیل : ۳۵ نمبر سوال ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں آپ کا نمبر ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں نہیں میرا نہیں۔

جناب اسپیکر : کس کا؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : جان جمالی کا۔

جناب اسپیکر : جی ہاں جان کا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ سوال جس میں ژانفر کی بات ہوئی ہے یہی سوال؟

جناب اسپیکر : جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہاں تو اس میں میرا ضمنی ہے جناب۔

جناب اسپیکر : جی مریانی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہاں جی میں یہی عرض کر رہا ہوں جناب والا کہ اس دوران موجودہ گورنمنٹ کے ان تکمیلوں میں ہوئے ژانفر ہوئے ہیں یعنی یہاں الفاظ میں یہ ہیں کہ مطلوبہ معلومات کی بالترتیب فہرست ضمیم ہے تو عرض یہ ہے کہ آپ مریانی کریں کہ یہ ژانفر ان کو آپ اس طرح غیر ضروری ہامناب نہ کریں Victimise نہ کریں ورنہ ایسا طریقہ اختیار کریں کہ آپ کے گورنمنٹ کے بارے میں یہ تاثر پیدا ہو بلکہ یہ ہو رہا ہے کہ آپ

جو ہیں ضرف اپنے لوگوں کو نوازنا کے لئے اہم اہم پوسٹوں پر Rnumerative پتہ نہیں یہ لفظ میں نے صحیح استعمال کیا ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر : بھیک ہے بھیک ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جس میں زیادہ ناجائز امکانات تو ایسے اگر آپ کی گورنمنٹ یہ کام کرے۔

جناب اسپیکر : سوال کریں خان صاحب؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : تو میرا عرض ہے جناب والا کہ یہ تاثر پیدا ہوتا ہے یہت براز انسفر آپ نے کے ہیں آپ آئندہ نہ کریں اس سے Victimisation کا اور غلط نوازنا کا وہ پیدا ہوتا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں گھمنٹ دیدیں گے کہ آپ نامناسب نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر : جی صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ جو خیم فرست ہے یہ آپ کی نامناسب کارروائی کا تاثر دیتی ہے۔

وزیر صنعت و حرفت : جناب اسپیکر معزز ممبر سے میری گزارش ہے کہ جواب اچھی طرح پڑھ لیں اس میں چیلنج پر کھتا ہوں کہ ایک ٹرانسفر بھی غیر ضروری نہیں کیا گیا بلکہ گولڈن ہینڈ فیک ہم نے کیا تھا اسکیس ہمارے کچھ سینٹر ہد ہو گئے کچھ لوگ چلے گئے تو ان سینٹر زمیں جو سر پلٹس تھاں کو ہم نے ایڈ جسٹ کیا ہے باقی میں چیلنج پر کھتا ہوں کہ ایک ٹرانسفر بھی Political Victimisation کے تحت یا کسی طریقے سے نہیں کیا گیا اس میں.....

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب اسپیکر

جناب اسپیکر : آپ سوال کیا پاؤ ائک آف آرڈر پولیس۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : پاؤ ائک آف آرڈر پولیس میں کھڑا ہوں سر۔

جناب اسپیکر : جی بولیں۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : منش صاحب فرمادے ہیں کہ یہ میں کھڑا ہوں کہ یہ جتنے ژانفر ہوئے ہیں یہ سارے سیاسی قیس پر ہو گئے ہیں میں ثابت کروں گا کہ سیاسی یہس پر موجود گورنمنٹ یہی سوچ رہا ہے کہ ژانفروں سے میں کسی کو دبا سکتا ہوں یا کسی تحریک کو دبا سکتا ہوں یا کسی فرد کو دبا سکتا ہوں سر یہ ان کی بھول ہے بحد ایک ژانفر سے ان سے کتنے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں جی۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : آج دیکھیں سر گیارہ مینے کا ژانفر ہیں یہاں ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ بھی مالی بڑاں ہے دوسری طرف سے ژانفر کرتے ہیں اور وہاں سے فی اے اور ڈی اے دیتے ہیں جواب دیں کہ آخر اختنے ژانفروں کی کیا ضرورت ہے جناب ؟

جناب اسپیکر : ایسا کوئی Instance ہوتا۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : جناب اسپیکر ؟

جناب اسپیکر : جی

میر عبد الکریم نو شیر وانی : آپ ہمیں تو چھوڑیں آپ بلوچستان کے ہر فرد کو پڑھے ہے

کہ اس وقت جو کچھ گورنمنٹ کر رہا ہے وہ صحیح نہیں کر رہا ہے جناب ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ سیاسی تکمیل پر یہ رہائش پریس بند کریں ڑائی فری اور پوسٹنگ جتنے بھی ہو رہے ہیں وہ سیاسی تکمیل پر ہو رہے ہیں۔

میر جان محمد جمالی : جناب اسپیکر۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی : آج تو واضح کریں جناب آج صحیح ایک ذاکر کے لئے چار ڈائنس فریز ہو گئی ہیں ایک ذاکر جو.....

جناب اسپیکر : اگلا سوال

X ۲۳۶۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل (مورخہ گیارہ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران مکمل صنعت و حرفت میں گرید ۱۷ اگریڈ ۱۷ کے
کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام صحیح ولدیت تعلیمی کوائف، ہتارخ
تعیناتی جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے جیادی شرائط کیا رکھی گئی تھیں اور کیا مذکورہ اسامیوں کی عام
تشییر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن اخبارات و رسائل میں اگر نہیں تو کیوں؟

سردار عبدالرحمٰن کھیڑکان (وزیر صنعت و حرفت) : جواب پڑھا ہوا
تصور کیا جائے۔ سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران مکمل صنعت و حرفت کے زیر انتظام
درج ذیل متعلقہ محکمہ جات میں گرید ۱۷ اگریڈ ۱۷ کے ملازمین کے تعیناتی کے متعلق مطلوبہ
مندرجہ ذیل معلومات کی باترتیب تفصیل کی فہرست تھیم ہے (مذکورہ اسامی لائبریری میں ملاحظہ
فرمائیں۔

- ۱۔ نظام صنعت و تجارت
- ۲۔ نظام چھوٹی صنعتیں
- ۳۔ نظام ترقی معدنیات

۴۔ گورنمنٹ پر ہنگ پر لیس و اسٹیشنری ڈپارٹمنٹ
۵۔ سبیلہ انڈسٹریل اسٹیشن ڈولپمنٹ اخباری حب

جناب اسپیکر : اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیر وانی صاحب کا ہے

X ۳۰۸ میر عبدالکریم نوشیر وانی (۱۹۹۷ء کو منخر شدہ)

کیا وزیر صنعت و حرف ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سبیلہ انڈسٹریل اسٹیشن ڈولپمنٹ اخباری (یہاں) ایم ڈی کس گرید کے آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے نیز تعینات کروہ ایم ڈی کا نام مفعلاً رہائش کی تفصیل دی جائے؟

سردار عبدالرحمن کھیتراں (وزیر صنعت و حرف) : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سبیلہ انڈسٹریل اسٹیشن ڈولپمنٹ اخباری (یہاں) کے ایم ڈی گرید ۱۸ کے آفیسر ہیں ان کا نام محمد حسن گنجی ہے اور ان کا تعلق تھپ (صلح کجع ر سابقہ ترمیت سے ہے)۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی : جناب میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر : مسٹر عبدالرحمن خان مندو خیل اگلا سوال۔

X ۳۷۸ مسٹر عبدالرحمن خان مندو خیل

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بھت سے وزیر اعلیٰ یکریزیت اور

اس سے مسلک حکموں اور اداروں میں جاری، نئے مرمت و دیگر ایکمیں پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر ایکم پر اجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی ایکم کی پر اجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ او سپتember ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر ایکم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ تھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بیشمول تخفیفیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام پر ایکم اور پروجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجہات کیا ہیں؟

سردار محمد اختر مینگل (وزیر اعلیٰ)

(الف) چونکہ وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ کے تحت کسی قسم کے پرائیویٹ رائے میں چال رہا ہے لہذا مالی سال ۹۸-۹۹ء کی ترقیاتی و غیر ترقیاتی بھت میں سے کسی قسم کی کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے سوال کا جواب نئی میں تصور کیا جائے۔

(ب) جواب نئی میں ہے

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپنے پرائیو ایکٹ آف آرڈر
جناب اپنے پرائیکر : جی۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپنے پرائیکر منتشر صاحب فرمادے ہیں میں کہتا ہوں کہ جتنے بھی ٹرانسفر ہوئے ہیں وہ سارے سیاہی میں پر ہو رہے ہیں میں ثابت کروں گا مسح وہ گورنمنٹ یعنی سوچ رہا ہے کہ ٹرانسفر وں سے میں کسی کو دبا سکتا ہوں یا کسی تحریک کو دبا سکتا ہوں کسی فرد کو دبا سکتا ہوں یا ان کی بھول ہے بھا ایک ٹرانسفر سے اس سے کتنے لوگ ہر ارض ہوتے ہیں آج دیکھے گیا رہ میں میں کتنے ٹرانسفریں ہوئے ہیں ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ مالی بخراں ہے دوسرے طرف وہ ٹرانسفریں کرتے ہیں اور انہیں فی اے ذی اے وغیرہ دیتے ہیں آخر اتنے

زر انفرسوں کی کیا ضرورت ہے اس وقت بلوچستان کے ہر فرد کو یہ پتہ ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ
جو کچھ کر رہا ہے وہ صحیح نہیں کر رہا ہے ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ سیاسی پیس پر یہ
زر انفرسیں مدد کرے زر انفر اور پونڈنگ جتنے بھی ہو رہے ہیں وہ سیاسی پیس پر ہو رہے ہیں
جناب اسپیکر : تشریف رسمیں۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی : ایک ڈاکٹر کے لئے چار زر انفرز ہوئے ایک ڈاکٹر جو سماں
میں ہے چار مرتبہ اس کو سیاسی پیس پر زر انفر کیا گیا ہے آخر ہم بلوچستان کے نہیں ہیں ہمارے
حقوق نہیں ہیں ہمیں بھی جیسے دوں کیوں ون سائینڈ ڈگور نمنٹ کو چلا رہے ہیں ون سائینڈ ڈ
گور نمنٹ کو نہیں چلا وہ خدا کے لئے بلوچستان کے تعمیر و ترقی کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہے اگر
آج آپ اسلام آباد پلے جائیں ہم آپ کے ساتھ ہے اور آپ کے ہاتھ مضمبوط کریں گے
بلوچستان میں تعمیری کام کے لئے جماں تحریکی کام کا تعلق ہے ہم آپ کے ساتھ ہرگز نہیں دیں
گے۔

جناب اسپیکر : تشریف رسمیں۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اسپیکر ایک گزارش ہے یہ سوال موخر ہوا تھا تو میر
والے اجلاس میں تو میں (شور)

میر عبد الکریم نو شیر وانی : میں چیلنج کرتا ہوں قائد ایوان کو کہ ٹیکارہ میں کا آپ فخر
نکال کر دیکھئے کتنے زر انفر سیاسی بیاد پر کئے ہیں یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔

جناب اپنیکر : کریم صاحب آپ با قاعدہ قواعد کے تحت مود کریں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی : میں مود کرو گا سنے والا کون ہو گا ہم ۱۹۸۵ء سے لے کر یہ تیسرا مرتبہ منتخب ہو کر اسیبلی میں آیا ہوں آپ بتائے آج تک کون سا کام پر عملدرآمد ہوا ہے کیوں ہمیں کرش کیا جا رہا ہے۔

جناب اپنیکر : یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بتا ہے تشریف رکھیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی : یہ ہمارا بیانی حقوق یہ ہمارا جمیوری حقوق ہے آپ اسے کیوں چھیننا چاہتے ہیں خدا کے لئے یہ ناجائز راضغیر ہد کرے میں جمیعت سے گزارش کرو گا جمیعت ان کے ساتھ کو لیشن میں ہم جمیعت کے اتحادی ہے فی این ایم جمیعت سے گزارش کرتا ہے کہ خدارا یہ ہد کرے۔

جناب اپنیکر : تشریف رکھیں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی : جناب اپنیکر گورنمنٹ سروس میں ثیور ہے تین سال کام چاہئے کہ ثیور کو استعمال کرے یا سایسی تیس کو اس وقت آپ کے بلوچستان کے پیرو کریٹ ذہنی طور پر نارچ ہے۔

جناب اپنیکر : آپ تشریف رکھیں اگر آپ نے کوئی اشینت دیتا ہے تو اخبار میں دے دینا بیر حال یہ ضمنی سوال نہیں بتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا یہ ہمارا سوال ہے ہاؤس میں اس پر ہم نے بات کرنی ہے اور اس پر جو خدشات ہے وہ بیان کرنا ہے اور اسیبلی کے فلور پر اپنارائے دینا ہے یہ ڈی ذمہ داری کی بات ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ سینکڑوں لوگوں کو راضغیر کیا جا رہا ہے ہم اس میں بالکل

واضح طور پر Victimization وہ ہم کہتے ہیں کہ سارے صوبے کے لئے نقصان دہ ہے یہ نہیں ہے کہ اے ملی ڈی افراد کے لئے بھی ہے پارٹی کے لئے بھی ہے صوبے کے لئے بھی ہے اور دوسرے سائینڈ پر پھر اگر آپ پوزیشن تبدیل کرنا چاہے کہ یہ پوسٹ پر کوایغا سائینڈ جو بھی ہے یہیں اس میں فلاں آجائے صرف اپنے غلط مقاصد کے لئے تو یہ اچھی گورنمنٹ نہیں ہے جناب والا اور یہ صحیح گورنمنٹ نہیں ہے اس سے صوبے کو بھی نقصان ہوتا ہے گورنمنٹ کو بھی نقصان ہوتا ہے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپنیکر اگر آج کے بعد ایسے غیر ضروری ٹرانسفر کے لئے گئے صرف سیاہ نہیں پر تو ہم اسکلی سے بھیش کے لئے بایکاٹ کریں گے۔

سعید احمد ہاشمی : پوائنٹ آف آرڈر جناب اپنیکر نوشیر والی صاحب کس پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھے اور کن کے خلاف۔

جناب اپنیکر : کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ I am Dis allowing this you see.

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپنیکر آپ کے پانچوں انگلی سمجھی میں ہے مرکز اور صوبے آپ کے گود میں ہے

جناب اپنیکر : سردار کھیتر ان صاحب تسلی کرادے کہ آئندہ کے لئے نہیں ہو گا

عبدالرحیم خان مندو خیل : کھیتر ان صاحب اس پر جواب دے دیں ہم جواب مانگتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیر) : آپ مجھے بولنے والے میں آپ کو جواب دے دو گا عرض ہے کہ میں نے پہلے بھی حصہ کیا دنوں کریم نوشیر والی صاحب کو اور عبدالرحیم

خان مندو خیل صاحب کو چیلنج ہے کہ میرے بھنگے میں جو زانسریں ہوئے ہیں ان میں سے ایک بھنگی ثابت کر دے، مگر پولیسکل کے تحت ہوا ہے اور ٹیکریا جو قواعد یا ضوابط ہوتے ہیں ان کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

میر عبد الکریم نوشیر والی: جناب آپ توکل آئے ہیں ہم تو گیارہ مینے کے فخر مانتے ہیں، ہم ثابت کریں گے کہ گیارہ مینے میں کتنے ٹانسریں ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: کریم صاحب تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: سوال نمبر ۲۳۶۔

جناب اسپیکر: وزیر صنعت و حرفت

سردار عبد الرحمن کھیتران (وزیر): جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے

جناب اسپیکر: اس کا جواب کون دے گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: اسکا منیر کون ہے

جناب اسپیکر: وزیر اعلیٰ۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: وزیر اعلیٰ صاحب ریکارڈ پر لے آئے کہ واقعی وہ منیر ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سوال کریں گے وہ لا سینگے جی آپ کوئی سپیمنٹری سوال کرے۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ کوئی سوال کریں کہ میں جواب دوں۔

جناب اسپیکر : نہیں ہے مگر یہ اگر رخصت کی درخواست ہو تو یہ میری صاحب پڑھیں رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان : نوابزادہ حیر بیار مری صاحب صوبے سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیاد رخصت منظور کی جائے۔
رخصت منظور کی گئی۔

سید ٹرمی اسمبلی : سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے نجی مصروفیات کی مناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیاد رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
رخصت منظور کی گئی۔

سرکاری کارروائی

ایک ملنے پر سوچ پیش ہوا تھا آج اس کی رویداد ہوئی ہے کاڑ بائی کا زتو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے ایجندے پر یہ آیا ہوا تھا کاڑ بائی کا زاسکل رویداد ہوئی تھی تو ابھی گیارہ جکر قس منٹ پر معزز رکن عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب ترمیم پیش کی ہے حالانکہ ترمیم پیش کرنے کے لئے قواعد کے مطابق دو دن پسلے پیش کرنی چاہئے تاکہ ہم س کو ایجندے پر لائے اور آج کے آڑور آف ڈے پر اس کو لایا جائے مگر معزز رکن نے ابھی پیش کی ہے تو میں ہاؤس کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی ترمیم آج آئی قواعد میں ان کی مجبوبیت نہیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ ہمیں موقع دیں۔

جناب اسپیکر : بتائیے کیسے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ نے یہ بل کب پیش کیا ہے؟

جناب اسپیکر : ۲۰ جنوری کو آج ۲۲ تاریخ ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ۲۰ کو پیش کیا تھا consideration کے لئے کب پیش کریں گے؟

جناب اسپیکر : consideration کے لئے آج آ رہا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہاں یہ ہے consideration کے بعد دو دن۔

جناب اسپیکر : نہیں نہیں آپ نے چھ سال ہمارے ساتھ کام کیا وہاں سینٹ میں ایسا نہیں تھا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ مریانی کریں بل کا پلا مر جلد یہ ہے کہ تعارف ہے ہاؤس میں اور کمیٹی کے لئے جانا تھا اس میں انہوں نے قواعد کے تحت اس کو ڈپشن کر دیا اب آج وہ consideration کے لئے آیا ہے۔

جناب اسپیکر : آج consider ہو رہا ہے تو consideration کا مطلب ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : consider نہیں ہوا ہے آج نشر صاحب پیش کریں گے کہ میں مودو کرتا ہوں کہ اس کو consider کیا جائے جب نشر صاحب یہ کردے

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان مندو خیل پھر وہاں (Clauses) آئیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : قواعد کو پڑھ لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر : میں آپ کو بتا دیتا ہوں ۹۱ ویکھ لے ۹۱ ہے کوئی بے پڑھ لجھے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : آپ پڑھ لے ۸۲ سے آگے۔

جناب اسپیکر : آپ پڑھ لے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ جناب والا بڑھے فناں بل کا (B) section 84 میں استثنی ہو گیا other Bills

84 Upon introduction, a Bill (including other Bills and Ordinance land for the Assembly shall be referred by the speaker to the appropriate standing committee with direction to submit its report by a date fixed by him in this behalf ایک بات میں پہلے کرتا ہوں میری stand کی ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں دیکھئے آپ سنئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میں آگے پڑھتا ہوں ایک بات میں پہلے کر لیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم نے اس دن یئر آف دی ہاؤس سے ہم نے بات کی اس بل پر اس بل کو ہماری طرف سے آج منظور کریں گے۔

جناب اسپیکر : ۹۳ آپ نکالیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : وہ بات اپنی جگہ ہمیں اس پر اتفاق ہے لیکن اس حد تک جو میں نے ترمیم پیش کی ہے وہ بھی غیر ضروری ہو گی لیکن چونکہ ہماری اس بل کے بارے میں خدشات ہے ان خدشات کو اس کی پروپیشن کے لئے ہم نے ریکارڈ پر لانے تھے بل میں وہ

ترمیمات رکھ دیئے ہیں تاکہ ریکارڈ پر ہوا اس کی کچھ چیزیں ایسے ہوئے ہیں جب آپ زبانی بات کرتے ہیں ریکارڈ پر نہیں ہوتی ہیں ہم ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں صوبائی گورنمنٹ ہے فیڈرل گورنمنٹ ہے اس کے اپنے ڈیپارٹمنٹس ہیں اس کے اپنے میگزینز ہیں اور منشی کے ساتھ سیکریٹری بھی ہے ڈائریکٹریٹ بھی ہے انجینئرنگز بھی ہیں چیف انجینئرنگز بھی ہیں پھر کیا بات ہے کہ یہاں ایک خصوصی طور پر ایک اتحادی اور اس کا ایک چیئرمین یہ چیئرمین کے اور سیکریٹری کے یہ فرق کم از کم ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ترقی کے لئے اگر آپ نے کسی کو چیئرمین بنا یا تو پھر ترقی ہو گی اور اگر آپ نے کسی کو سیکریٹری بنا یا آپ نے کسی کو ڈائریکٹر بنا یا تو اس کی ترقی نہیں ہو گی صرف یہ ہے کہ ان اتحادی ٹیز کے ذریعے جو پرانشل گورنمنٹ کی جوانانگی ہے یعنی اگر میں کہوں کہ پرانشل گورنمنٹ کی جو سا اور نئی ہے ایک طریقہ ہے اتحادی ہے اور ایک چیئرمین ہے اور آپ سمجھیں کہ یہ سکنی وہ ڈیپارٹمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کے اپنے اتحادی ٹیز کے اپنے روڑ ہیں اس نے اپنے بائی لاز ہیں آپ سمجھیں ان کے اپنے جب بائی لاز ہیں اپنے ہی قوانین ہیں اس میں ڈیپارٹمنٹ کوئی ان سے پوچھ ہی نہیں سکتا یہ تو نجیک ہے اظہر کہہ دیتے ہیں وہ کہتے ہیں فلاں منشی صاحب اور اس کا فلاں اتحادی صرف کسی دن اگر ہم نے یہاں سوال کیا تو اتحادی والے نے اگر منشی صاحب کو اگر جواب دیا تو نجیک ہے ورنہ وہ بھی اگر اتحادی اس میں میرا وہ استینڈ اب بھی ہے جناب والا کہ آج میں نے جو کافی کافی لاز جو مینڈ منٹ پیش کیے ہیں وہ ریکارڈ پر آنے چاہئے اور اس کا روول میں اپ کو ۹۱ کا حوالہ دوں گا آپ اگر ۹۱ پڑھیں تو اس میں اس وقت میرا حق ہے کہ جو امینڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے تو وہ یہاں ریکارڈ پر آنے چاہئے خیر جناب والا اب یہ اور تم کا اتحادی ہے جناب والا اس کو آپ دیکھیں گے یہ ایک ہمارے صوبے کے بوجے اہم-Territorial Belt آپ سیکشن دیکھیں ایک تو Territorial Belt کو سو۔ تمام کوہت جو ہے صوبائی گورنمنٹ کے یعنی سیکشن سات میں آپ دیکھیں نکشن اس کا سب سیکشن اس سب سیکشن ۲ کے جو ذیلیں یعنی وہ ہیں کافی ہیں۔

- (a) drinking water, facilities, communication system, electricity, drainage, tourism and rural development works.

یہاں جو مفسریز ہیں ان سب مفسریز کا اختیار جو ہے جناب والا وہاں چیزیں میں صاحب کے پاس چلا جاتا ہے یہ ایک پیر اگراف میں نے عرض کیا

- (b) Establishment of educational, technical and professional institutions.

- (c) Development of fisheries, Livestock, horticulture, forest and eragriculture.

- (d) Local/ foreign credits for the development of agriculture livestock, fisheries and its development of marketing facilities construction of jetties and harbours up gradation and improvement of the socio economic condition of the inhabitants.

promotion of NGOs and co-ordination in financial assistance for development schemes to uplift the area organizing entreprner development development of human and other resources in the area act ass co ordinationg agency of the federal and provincial Government or any local authority or autoñomous body. collaborate with the federal or provincial, public or private agencies angaged in devel-

ہو گئے ہے جناب والا ایک ایسی اختاری ہے کہ کوٹل ایریا کا جو ہیلت ہے اس پر ہمارے صوبے کا کوئی اختیار نہیں ہے نہ ایجو کیش میں ہے نہ کیجھیشن میں نہ لائیو شاک ہے نہ ایگر لیکلپڑ میں ہے کسی چیز میں نہیں ہے یعنی اسکے معنی ہے کہ آپ نے ایک اور پر اونس بنادیا ہے اور اس پر اونس کو وہ دہاں کے لوگوں کو بھی جواب دہ نہیں ہے پسکی یہ ہے یعنی ایک ایسی اختاری میں پھر یہ بات لارہا ہوں ریکارڈ پر کہ ایک نقطہ نظر سے اس کو کمیڈر کرتے ہوئے میں یہاں تیار ہوتا ہوں ہم تیار ہوتے ہیں اپنے طرف سے کہ ہم یہ بل پاس کریں لیکن یہ مل صوبے کے تمام لا ٹامس اختیارات کو چھین رہتی ہے اور یہ نحیک ہے کہ آج ایسی خوشی خوشی میں ہم آجائیں گے لیکن کل پھر اختاری نہیں میں آگے پڑھیں اختاری اپنے طور پر یہ فیصلہ کرتی ہے اپنے طور پر سودا کرتی ہے اپنے طور پر خریدو فروخت کرتی ہے اختاری کا اپنا مرہ ہے اور اگر اختاری نے کل کوست کو فروخت کیا کیسے چیخن ہو گا اگرچہ یہاں لفظ ہے کہ پالیسی میں جو ہے گورنمنٹ سے پوچھا جائے گا آپ نے ابھی نہیں دیکھا پس ہم کو رٹ نے باقاعدہ پارلیمنٹ کو چیخن کیا پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کیا کہ قلوکر اسٹک بند پارلیمنٹ متفقہ قومی اسٹبلی اور سینٹ میں فیصلہ کیا کہ آنھوں ترمیم ختم لیکن کرنے والوں نے کیا اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ جو ہے ہم نے وہ پارلیمنٹ کی آئینی ترمیم ہم نے ختم کر دیا چہر آپ کس کو چیخن کریں گے جب دہاں چیخر میں نے سودا کر لیا اور آپ کو علم دیں ہے کوست فروخت ہو گیا ہے جب آپ اس کو چیخن کریں گے تو زیادہ سے زیادہ ہائی کورٹ میں اور ہائیکورٹ میں بات جائے گی پس ہم کو رٹ تک پھر فیصلہ ہو گا جو اتنا نمی آپ کو آئین میں ملی ہے اس اتنا نمی کو آپ اپنے ہاتھوں دوسروں کو دے رہے ہیں اور پھر آپ کو دوسروں کے ساتھ صرف ایک بات کرنی ہو گی ان کے ساتھ آئینی قانونی جگ آپ لڑیں گے اور یہاں آپ کے پاس سیاسی قانونی آئینی اختیار اپنے اختیار سے آپ دستبردار ہو رہے ہیں باقی وہ اختاری نہ کا تو میں نے بات کیا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ سیکریٹری ہے زیادہ اگر آپ ڈولپمنٹ کرنا چاہتے ہیں کوٹل ایریا کہ ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کریں ڈاڑھیکشیت ہائیکمیں ایک پول ہائیکمیں بالکل اسکے لئے ہائیکمیں لے گئیں

ایک ایسی اختیاری اور اختیاری کے اپنے معنی بھی ہیں یہ انہیں باذی ہے آپ اس کو اگر ذرا آگے آپ لے جائیں تو جب یہ انہیں باذی ہے اس کے معنی It is autonomous from the province لے مشکل ہو گا اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ میں سیکھن بائی پیش اس پر حکم کروں بالکل اس میں بہت سے ایسے نقاط ہیں لیکن ہماری یہ عرض ہے کہ آپ مر بانی کریں یہ مل میں نے اسی لئے ہمینہ مید دیا ہے ایک اور پوائنٹ آپ اس کا جو ہے یہاں اس میں لکھا ہے کہ جب اس کو آپ کہیڈر کریں گے کہ ڈوپلمنٹ کریں تو اس میں جب آپ یہ کہیں گے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر جو ہے گو اور میں ہے یہاں باقاعدہ دیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر گواہر میں ہو گا آپ کے پر اونس کا ہیڈ کوارٹر کوئی نہ ہے اور ہیڈ کوارٹر بھی وہاں نہ جائیں اور چیئرمین صاحب بھی وہاں بیٹھے ہوں اور گورنمنٹ باذی کے لئے ہمارے کچھ سیکریٹری صاحبان وہ یہاں الفاظ میں ہیں ہے کہ the meeting will be held some where when asked by the chairman. اب یہ جو سیکریٹریٹ کے لوگ ہیں وہاں کیسے جائیں گے اور کیا طریقہ ہو گا بہر صورت یہ پر اونس سے باہر کوئی چیز ہے پر اونس کا کامیں پر اونس کی چیف منسر اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں آئینہ منٹ میں باقاعدہ دیا ہے کہ نمبر اکہ یہ جو گواہر ہے اس کو ڈیلیٹ کیا جائے اور اسے کوئی رکھا جائے اور میں نے پر ڈپوزل دیا ہے میں میں نے یہ دیا ہے کہ پاس کرنے کے لئے یعنی تمام اسمبلی کے اتفاق کے لئے تاکہ ہم سب اسمبلی والے اس پر متفق ہوں تمام پارٹیاں میں نے اسکیں آئینہ منٹ یہ دی ہے کہ چیئرمین جو اسکا ہے کہ chairman will be the minister for planning and development.

ہے میں نے جو ائینہ منٹ کا وہ دیا ہے جناب والا وہ اسی لئے کہ وہ سیکھن five

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : لیکن اس حد تک جو میں ترمیم پیش کی ہے وہ بھی غیر ضروری ہوتی ہے لیکن چونکہ ہمارے اس مل کے بارے میں خدشات ہیں ان خدشات کو اس کے پر یوں پیش کے لئے ہم نے ریکارڈ پر لانے کے لئے مل میں وہ ترمیم رکھ دیئے ہیں تاکہ ہاؤس کے ریکارڈ پر ہو کچھ چیزیں اسی ہوتی ہے جب آپ زبانی بات کرتے ہیں ریکارڈ پر نہیں ہوتی ہم

ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں اب جو آپ فرماتے ہیں کہ یہ ترمیم جو ہے ریکارڈ پر نہیں آنکھی اس لئے
میں یہ آپ کے سامنے رہو لے رہا ہوں اور اس میں آپ کو یہ ریکارڈ پر لانا پڑے گا۔
جناب اسپیکر : پلے نیں میں روں نمبر 93.1 پر صحتا ہوں۔

Mr. Speaker: I will draw your kind attention to rule 93 (i)

Mr. Speaker: Let me read (Urdu) You see. (Urdu) Notice of
a new clause proposed amendment has not been given
two days earlier

Mr. Speaker: Two days clear (Urdu) On which? (urdu) The
new amendment, before the day on which the new clause
is to be moved

Abdur Rahim Khan Mandokhel: On the day appointed
under Rule 85 or any subsequent day to which the matter
might have been adjourned, the member incharge may
make any one of the following motions in regard to his bill
namely, that it

(a) be taken into consideration by the Assembly at once

Mr. Speaker. That is to be considered (interruption).

Mr. Speaker: No. (Urdu)

Mr. Saeed Ahmed Hashmi: Mr. Speaker Sir, Could I help
in this matter?

Mr. Speaker. Yes Please.

Mr. Saeed Ahmed Hashmi: It says, if the member in-

charge

Mr. Saeed Ahmed Hashmi: Mr. Speaker Sir, It says, the member Incharge moves that the Bill be taken into consideration. Any member may move and amendment that it be reconsidered or be Circulated for the purpose of obtaining public opinion.

Mr. Speaker: That a Bell? It means that if the member In-
charge moves that the

Mr. Saeed Ahmed Hashmi: That the Bill be taken into con-
sideration

Mr. Speaker: Any member may move any amendment

Mr. Speaker: No he can move no doubt, in case has been
received two days earlier

Mr. Speaker: Yes he can move it you see. If the amendement would have been received in my office two days earlier, thaen he could have moved?

Mr. Saeed Ahmed Hashmi: It should be taken into consider-
ation

Mr. Speaker: Yes he sohuld have given, you see, two
days earlier.

Mr. Speaker: After meanshere that just after the considera-
tion of the Bill, 3/4 the amendment will come. That is all .

Mr. Speaker: Now, I will request the concerned minister to(Urdu).

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ نے یہ رو لگ دے دی لیکن یہ پھر آپ کے چیمبر میں پٹھک گئے یہ رو لگ جو ہیں جناب والا جب کمیڈریشن کی بات آئی کمیڈریشن کے بعد ہماری امینڈمنٹ پیش کرنے کا ہم شروع ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر : آپ کی بات درست ہے کلاز کرنے سے پہلے امینڈمنٹ کی جائیگی یہ آپ کی بات بالکل درست ہے کلاز کرنے کے بعد اس کلاز جس میں کہ امینڈمنٹ آئی ہے وہ پہلی جائیگی آپ خود ماشاء اللہ کرتے رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہوئی مریانی لیکن بہر صورت اس لئے یہ بل کا طریقہ بار بار یہ دوسری بار ہے۔

جناب اسپیکر : میں گزارش کرتا ہوں عبدالرحیم خان مندو خیل آپ بہر سمجھتے ہیں بلکہ میں عرض کروں گا مجھ سے بہر سمجھتے ہیں میں آپ سے یہ گزارش کر دوں اس سلسلے میں آپ مجھ سے بہت بہر سمجھتے ہیں میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ میں یہ درست کر رہا ہوں اگر آپ کی امینڈمنٹ دو دن پہلے آچکی ہوتی تو آج کلاز باقی کلاز پہلے آپ کی امینڈمنٹ رکھی ہوتی اس کے بعد کلاز رکھی ہوتی جس طرح کے دستور ہے طریقہ ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں ابھی جو ہے اس میں ذرا سلسلہ پیدا ہو گا امینڈمنٹ کا ہم سے ملے تو وہ ریکارڈ کا حصہ نہ گا اگر امینڈمنٹ کا ہم سے ملے تو پھر جو ہے اس میں مشکلات پیدا ہو گی تو یہ کیا جائے کہ اس بل کو آپ بعد میں یعنی وہ کرے اور اس پیش میں رو لزو یکھو زیا اور اس میں امینڈمنٹ۔

جناب اسپیکر : خان صاحب روز تباکل واضح ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں روزگار تو بالکل واضح ہے دیکھیں ہم نے یہ کو آپ کو یہاں بلکہ چاروں آپ کو کیسردے ہیں دو دن پہلے امینڈمنٹ آئی چاہئے تھی یہ آپ کی بات بالکل درست تسلیم کرتا ہوں کہ امینڈمنٹ پسے پیش ہو گی اسکے بعد اصل کلاز پیش ہوتی ہے یہ تو ہے درست ہے تو زیر متعلقہ سے گزارش کرو گا کہ اپنے وہ پت کر گی تحریک پیش کریں۔

سید احسان شاہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ساحتی ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو فوراً خور لایا جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ بلوچستان ساحتی ترقیاتی ادارے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو فوراً خور لایا جائے جی بخوبی وضاحت فرمائیں گے آپ کچھ ہو لئے گا؟

سید احسان شاہ : جناب اسپیکر صاحب موجودہ بل جو اس بیل میں پیش کیا گیا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ ڈولپہنٹ کا عمل جو پورے صوبے میں شروع ہوا ہے وہ ساحل پر بھی اس کے اثرات دیکھنے میں آئے ہیں اور جناب والا ہم صوبے کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پورے صوبے میں معیار زندگی جو ہے وہ باقی علاقوں کے حوالے سے اور باقی صوبوں کے حوالے سے اختیاری پست ہے اور پھر اس صوبے میں خاص کر جو کوست میں رہنے والے لوگ ہے ان کا تواص صوبے کے باقی علاقوں سے بھی معیار زندگی پست ہے تو جناب والا اس بیل کو لانے کا بھیادی مقصد یہ ہے کہ کوست پر زیادہ توجہ دی جائے اور وہ کام جو ہمیتوں میں ہوتے ہیں ان کو ہمتوں میں کیا جائے اور کوست کے علاقے کو ڈولپ کرنے کی ساتھ ساتھ اس صوبے کے ذریعہ آمدن کو بڑھایا جائے تو جناب والا اس بیل میں بجاوی بات جو ہے اس میں ہے کہ تمام جو ایڈ فسٹریٹ سیکریٹریز ہیں ان کا ایک بورڈ نیایا جائے اور ان کو ایک جگہ مینے میں ایک باریادو بار مینٹنگ کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ جو متعلقہ محکموں کے کام ہیں وہ وہ وقت ہو سکیں اور جناب

واليہ کوئی نئی چیز نہیں ہے یہ جف اسٹیج میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے جو کہا تھا اس میں اس کا ذکر ہے کہ ہم کو مل ڈیپمنٹ اتحادی ہائیکس گے جن کا بیادی مقصد کوست کو ڈیلپ کرنا ہو گا تو جناب حکومت کی یعنی خواہش ہے کہ کوست کو ڈیلپ کیا جائے اور اسکی وجہ سے ہم نے یہ بل پیش کیا ہے شکریہ جناب۔

جناب اسپیکر : شکریہ کسی اور ممبر نے بات کرنی ہے جناب جی ارشاد۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والایہ بل اپنے طور پر جو اس کے Objectives ہے کہ کو مل ایریا کے ڈیپمنٹ کے لئے ان Objectives پر بالکل ہمارااتفاق ہے لیکن یہ بل جس طرح یہاں آیا ہے اور اس میں خصوصی طور پر کہتے ہیں ایک اتحادی ہمارا ہے یہ اس میں میں نے بالکل جناب والا ڈیل میں بات کرنی ہے لیکن چونکہ یہاں جیسے اس دن یڈر آف دی ہاؤس نے پروپوزل دیا ہم نے بات کی تو میں اس بات پر ایک خاص نقطے پر بالکل متفق ہوں اس نقطے کی وجہ سے ورنہ اس کے بالکل ڈیل اس پر میں نے بات کرنی تھی اس میں ہمارے اعتراضات تھے اور اعتراضات ہے اور اس کی میں کچھ نشاندہی بھی کروں گا جناب والا پہلی بات یہ ہے کہ ایسے ہی اتحادی کا فلسفہ کم از کم مجھے سمجھے نہیں آ رہا ہے صوبائی گورنمنٹ ہے فیڈرل گورنمنٹ ہے۔ اس کا جو چیز میں ہے تین سال کے لئے ہے میں نے اس کا پروپوزل اس طرح دیا ہے تاکہ آپ میرے اس لئے نظر کو سمجھے سکیں محسوس کر سکیں کہ سیشن ۵۔

The Governing body shall consist the following

1. The provincial minister for planning and development chairman additional chief secretary planing and development department voice chairman

باقی سیکریٹری گورنگ باؤڈی میں ہوں یعنی اس پر بات ہو سکتی ہے دوست اس میں ترمیم کر سکتے ہیں مثلاً کسی اور نئی کو اس کا چیز میں ہماکتے ہیں میری اپنی طرف سے یہ دلیل ہے کہ چونکہ یہ

تمام پلانگ کا مسئلہ ہے آجیکو بھی یہ ہے کہ پلانگ ہو کوارڈینیشن ہو ڈیوپمنٹ ہو تو ان سب کو کوارڈینیشن کا پلانگ کے پاس سب سے زیادہ اچھا موقع ہو گا فشریر ڈیپارٹمنٹ کو اتنا اس کو مرکزیت حاصل نہیں ہے اسجو کیشن ڈیپارٹمنٹ کو حاصل نہیں ہے کسی اور کی نہیں ہے پلانگ اینڈ ڈیوپمنٹ کو ہے اس کو اہمیت حیثیت پلانگ کے ہے تو میری عرض یہ ہے جناب والا کہ یہ اختاری یہ صوبے کے لئے صوبے کی اختاری کے لئے صوبے کے حقوق کے لئے دستبرداری بجادی اس کا مقصد بنائے ہے لذادیکھنا ہو گا کئی چیزیں ہیں شاید میرے دوست اس پر اختلاف بھی کریں لیکن این جی اووز کا قلش بھی میں نہیں سمجھ سکتا این جی اووز کا پتہ نہیں لوگ ہیں کوئی فرانس سے پہنچے لراہا ہے کوئی امریکہ سے لراہا ہے کوئی جرمنی سے لراہا ہے اس کا کوئی حساب نہیں ہے وہ اگر وہاں فوج بنائے اس کا کسی کو علم نہیں ہے ابھی جو بھی این جی اووز ہیں اور انہوں نے پہنچے لایا ہے ہر ایک فوج بنالے اور ہمارے صوبے کے خلاف لڑائی کرے کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوں یہاں این جی اووز کا لفظ باقاعدہ دیا ہے اور پھر جب این جی اووز کو آپ ساحل پر رکھیں گے این جی اووز جو کوٹل اسی پر ہوں جو عرب علاقہ ہے وہاں پر این جی اووز آئیں جو ہماری حکومت کو علم نہیں ہے اور این جی اووز نے اپنی فوج بنائی این جی اووز نے اپنا سی آئی اے بنایا این جی اووز نے پھر باقاعدہ بغاوت کی آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے لوز نہ آپ کے پاس ریکارڈ ہے تو ایسی بہت سی چیزیں ہیں اس لئے ہم اس اختاری کو صوبے کے اختیارات سے دستبرداری سمجھتے ہیں آپ سے روکنیجست کرتے ہیں کہ آپ یہی اختاری بل اس کو منظور نہ کریں اور ایک نکتہ جو وزیر اعلیٰ صاحب نے بات اس نکتہ نظر سے کہ ہمارے کوٹل اسی پر ویجھت ہوں ڈیوپ ہوں میں اس کے لئے تیار ہوں اس پر ایگری کریں پھر اس بل کو پاس کریں اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں اور واقعی سیر لیں بنائیں اور اس کمیٹی میں یہ چیزیں یہ تمام جو نقصانی عمل ہیں اس کو نکال کر کے اسکے بعد یہ بل منظور ہو جائے اور جو خامیاں ہیں وہ نکال دیں تاکہ اس میں نقصان دہ اکٹھ نہ ہوں اور جو ترقی کا عمل ثبت ہے ڈیوپمنٹ ہے اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے

جناب اپنیکر : کسی اور کو نہ بات کرنی ہے میر جان محمد جمالی۔

میر جان محمد جمالی : جناب اپنیکر میں بہت احترام کرتا ہوں رحیم مندو خیل صاحب کا اور ان کے خیالات کا ان کی اپنی سوچ ہے لور ان کا اپنا نظریہ ہے لیکن یہاں کچھ حالات جو ہیں میں ان کے سلسلے میں بات کروں گا اور جو ہمارے قومی حالات ہیں اور صوبے کے حالات ہیں ان کو بھی مد نظر رکھوں گا سات سو قسم کو میر ہے کوست لائے بلو چستان کی اور سات سو قسم کو میر میں ضلع گوادر زیادہ ہے لور کچھ حصہ ضلع سبلا کا ہے تو ان علاقوں کی تباہی بڑی کم ہے اس کی بڑی سٹریٹجک والیوں ہے دفاعی کمکتہ نظر سے بھی اور مستقبل میں جو بھی سنگر ایشانے ٹرین ہو گی اس کے سلسلے سے بھی اگر ایکسوں صدی میں بھی جنگلوں کی طرف رہے اور کا لوٹیل خیالات رہے تو یہاں سڑیجک پورٹ بھی مٹی گے اور دہان سے پر شین گلف کو بھی کنڑول کیا جائے گا اور تیل کے روٹ پر نظر رکھی جائے گی اور یہ ہم کرنے کے قابل نہیں ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہتے ہیں پاکستان کی حالت کو دیکھتے ہوئے پاکستان کے حالات و سائل کے کہ وہ کس چیز کی اجازت دے رہے ہیں اتنی بڑی اسکیل اتنے بڑے مجرماں ایک پارٹی کے مجرما اور اس کے باوجود بھی ہم آئیں ایم ایف کے تحت ہیں اور ان کی مرضی سے حالت تو یہ ہے کہ یہ شلیٹی بل بھی جو بڑھائے جاتے ہیں گیس کے دیگر محلی پانی پیلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ وہ بتاتے ہیں کہ ڈیمک کنزپور سے آپ اتنا چارج کریں گے تو پھر ہم آپ کو ایڈ دیں گے ورنہ اسکیم بھی نہیں پائیں گے یہ تحقیقت ہے انگریزی میں کہتے ہیں۔

The beggars cannot be the choser رنی کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے یا تو ہم درست کریں پیٹ کا نہیں ۱۹۴۹ء والا جیسیں مٹی قربانیاں دیں پھر ملک ہیں اس حالات سے تو نکل گئے ہمیں تو بہت لگڑری کی عادت پڑ گئی ہے بطور قوم اب آجائیں صوبائی کار کردگی پر پی اینڈ ڈی کی طرف رخ لے جا رہے ہیں کہ وہاں پلانگ ہو چیزیں ہو سیاہی مصلحتوں کے تحت ہم ایک دوسرے کو وزار تیں دیتے ہیں ہندوستان میں دو

تمن وفعہ وزار تیں تبدیل ہوئی ہیں لیکن کاغذیں نے من موہن سگھ کو ہی وزیر خزانہ رکھا کہ وہی پالیسی رکھے ہندوستان جیسا ملک کر سکتا ہے اگر مسلم بیگ آئے گی تو ہمارا سر تاج عزیز آئے گا اور چینپز پارٹی آئے گی تو سندھ مسلم شہاب الدین آئے گا انہوں نے فیصلے کرنے ہیں اور ڈیلاگ بھی کرنے ہیں اور حالت یہ پلانگ ایڈ کڈ بولپشت بلوچستان کی میں نے اس دن مولانا امیر زمان سے بات بھی کی اور وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہ ایک سال ہو گئے ہیں آپ آنکھ آفیز سے کونسا گرانٹ لے آئے کوں ہیج لائے ہیں یہ تو ایکسپورٹ نہیں ہے یہ تو ایگزیکٹو نہ ہوئے ہیں سیاسی وجہ کی وجہ سے وہ جوڑے بیٹھے ہوئے ہیں پی ایڈ ڈی کے اندران کی آج تک کار کر دی گی کیا ہے؟ کوئی اسکیم بھائی کوئی پی وون ہماچلے ہیں کوئی پر اجیکٹ لے جا چکے ہیں اسلام آباد لے جا چکے ہیں کوئی وہاں سے اسکیم محفوظ کر اسکے ہیں کیا انہی کے حوالے ہم کام کرتے رہیں اور ہمارے صوبے کوئے ہوئے ستائیں سال ہو گئے ہیں کار کر دی گی کیا ہے بطور حکومت ہمارے بہت طاقت و رچیف منظر بھی گزرے ہیں اور موجودہ وزیر اعلیٰ تو بہت نرم مراج ہیں ان کو تو میں کتنا ہوں مذاق میں کہ آپ سے نیکل کرنا تو حلے والی بات ہے جناب گزارش یہ ہے کہ ہمارے صوبائی حکاموں کی کار کر دی گی صفر ہے ایک تو فیوج پر سیکھ پلان بنا کر دیں ہمارے جو انتیس ملکے ہیں انہوں نے کیا کیا ہے کوئی کسی ملکے نے مستقبل کا کام کیا ہے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کچھ نہیں کیا اور آج کل ان انواع میں ذریکارہ دوڑ رہے جو خود فیصلہ کر سکے حکومتی اختیارات انٹر نیشنل فورم پر اڑچکا ہے وجہ ہے انٹر نیشنل طور پر آج لوگ اسکھے ہو چکے ہیں وہ روں بھی نہیں رہا جس کا مندو خیل صاحب سوچتے تھے اور کہتے تھے وہ کیسروں بھی نہیں ہے کل کیسروں پال کو ایکسپرت کر رہا تھا اور عمل کرنے والے لوگ نہیں ہے یہی حالت ہے آپ کوئی میں بیٹھ کر گواہ کے حالات کو کنٹرول کریں گے چیزیں میں کون اپاٹھ کرے گا حکومت بلوچستان ہی تعینات کرے گا کیا پورے بلوچستان میں کوئی اختیار کا آدمی نہیں ہے جو وہاں کو شل اریا کو کنٹرول کر سکے جہاں فیوج ہے پاکستان کا لیکن ہم ہیک کر پہنچنے ہیں ہم تو یہ نہیں کر سکتے۔ دوسری چیزیں ریکورڈ نہیں ہو رہی ہے یہ تو حالت ہے حکومت کے کار کر دی گی کا اور If you want to ask for money

شر انظار میں گے تقریروں سے جذبائی یا انوں سے غمیں ملتی اگر آپ کو فنڈر چاہئے اور نیشنل فور میا تو آپ خود کفیل نہ پھر ماوزے سے بچ پیدا کریں یا پھر آیت اللہ شیخ پیدا کرے وہ تو ہمیں نظر ہیں آرہا ہے تو اگر آپ کو اسٹر نیشنل لیوں سے فنڈر چاہئے ورلڈ پینک اور آئی ایم ایف سے تو ان کی ائم اور کنٹرینشن اور Sovereignty کی باتیں قادری تک ہے اخباری بیانات تک ہے لیکن عمل پکھو اور ہوتا ہے یہی میری گزارش ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل : جناب معزز رکن سے ہم لوگ یہی کہتے ہیں اگر کوئی بھی

پیدا کرنا ہے ماوزے بچ کو خود ہی دوسرا شادی کر لے اس شادی تک ابھی تو پیدا نہیں ہوا ہے

میر جان محمد خان جمالی : وہ بھی کہ لیں گے اس سوسائٹی میں بھی اس کی بھی گنجائش ہے

مسلمان ہونے کا یہی تو فائدہ ہے جناب تو وہ بھی جعفر خان بھی ہمت کریں میں بھی ہمت کرتا

ہوں کیا پڑتے ہے کوئی ماوزے بچ پیدا کرے جناب یہ حقیقت ہے ہمیں کوئی تو اعتماد کا آدمی ملے گا

جس کو چیزیں گورنگ بائزی اور وہ administrative secretaries اور حصر کی ہے

وزیر اعلیٰ حکومت بلوچستان اپاٹنٹ کر لیں گے کیا کوشل ایریا کا جواہم پی اے آتا ہے وہ بھر جانے گا

اپنی کوست کو جی جان جمالی جو سات سو میل دور پڑھا ہوا ہے میں ایک مثال دیتا ہوں جناب میں

جب فوج میں گیا تو ہمارے آدمی سپاہی فرنٹر کے آتے تھے تو جب Water man ship

ہوتی تھی تو ہمیں ذرگنا تھا کہ وہ کسی نہ میں یاد ریا میں ذوب نہ جائے وہ سپاہی علاقے کے تھے

وہاں تو گھرے دریا نہیں ہوتے تھے تو ابھی مثال آپ قرال الدین کادریز کا چیزیں تو نہیں لگانے

لگے اب چیزیں میں وہی لگائیں گے جو میکنیکل ایکسپرٹ ہو تیراکی کے کوشل چیز کو۔ میں دیے کہ

رہا ہوں تو میری گزارش ہے آپ : اجازت دیں گے ہر معمولی فائل جو حالت ہو سر ایک ذیو پرمنٹ اتحاریئی کی فائل کیا پھر اور آکے رک ہی جائے اور سیکرٹری اور چیزیں میں میں ان ہن ہو کسی وجہ

سے بھی آجکل تو چیختیں تو یہی ہے تو اس میں گز بڑا ہو جاتی ہے رک جاتا ہے معاملہ تو اسلئے اچھا ہے ایک Autonomous body ہو جس میں عمومی نمائندے ڈالے جا رہے ہیں اور اس

اپریا کے Notables بھی اور آئی ایف پر ولڈ پینک کے شرکاء حکومت پاکستان مانگ رہے ہیں اگر نہیں ہے فنڈز جہاں سے آئیں گے مستقبل ہے سارا ادارہ ہری ڈیوپمنٹ ہو گی نہیں ہو سکے گا میری کسی گزارشات تھی کہ autonomous body ہائے معاملہ چلائے سکرٹریز سے نہیں چلانے کا پی آئی ڈی سے نہیں چلنے لگا یہاں ڈبے لوگ سب بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان پو اکٹ آف آرڈر۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب یہ اہم موضوع ہے بات کریں گے نہیں میں عرض کر رہا ہوں کہ ایک پو اکٹ آف آرڈر پر ایسے ایک پو اکٹ کا اگر مجھے جواب کا آپ حق دے دیں یا میں پو اکٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں کی میری بات ہے یہ ہے میرا پو اکٹ یہاں نئے پو اکٹ کے ٹھینی صاحب پیدا ہو گئے یا ماوزے سے ننگ پیدا ہو گئے یا دوسرا ہے وہ ختم ہو گئے وہ ختم ہو گئے بات یہ ہے کہ ہم نے ڈیمو کریٹ گورنمنٹ ہائی ہے ان کو Autonomous authority کو ایفا کریں ہیں ان کے ڈائریکٹر کو ایفا کریں ہیں چیزیں میں یاد چیز جو میں نہیں سمجھتا اسکے کو انتکشیش میں کوئی چیز جو آئی ایف والے ہم سے مانگتے ہے اور ولڈ پینک والے میری بات یہ ہے کہ یہ سب چیزیں ولڈ پینک اور آئی ایف کی ہے یہ ہماری نہیں ہے یہ جو اس وقت ہو رہا ہے فلاں BIADA authority کی ایسی اتحارثی اور اتحارثی میں ٹکل ایک چیز میں چیف منٹر کا پیدا سب درمیان سے ٹکل گئے سب ناالک ہے یہ تھیوری ہے کہ یہ تمام اسلامی جو ایکٹ لوگوں کی ہے یہ کو ایفا کریں ہیں ہے ان کے سکرٹریز کو ایفا کریں ہیں ہیں بات یہ ہے کہ ان کی مرضی کے اتحارثیز ہائیں یہی بات ہے ہماری اس لئے تو میں یہی رکوئیٹ کر رہا ہوں کہ آپ مریانی کریں کہ اپنے اتحارثی کو بالکل اپنا منٹر اس کو چیز میں ہائے اس سے نیچے اپنے سکرٹریز ٹھیک ہے ان کو اور کوئی چیز رکھے ڈیوپمنٹ پر ہمارے کوئی اختلاف نہیں ہے اسی طرح کوئی اور مریانی

جناب اسپیکر : شکریہ آپ نے بولنا ہے ہاشمی صاحب جی ہاشمی صاحب۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی : جناب اپنیکر شکر یہ رحیم مندو خیل صاحب اپنی تقریر میں جو باقی کیسی حد تک میں اس سے اتفاق بھی کرتا ہوں اور اب پو اسکت آف آرڈر پر اتحاد کہ انہوں نے ایک نقطہ اور ڈائریکٹر سیکریٹریٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ وہاں لوگ موجود ہے جو ان Objectives کو پورا کر سکتے ہیں جو ہم نے اس اتحادی کو فنکشن کے طور پر ان کو سونپنے ہے گلہ ان کا یہ ہے کہ یہ جب Autonomous body میں جائیں گے یا اتحادی میں جائیں گے تو یہ ہماری گرفت سے یا حکومت بلوچستان کی گرفت سے باہر ہو جائیں گے میں پسلے پو اسکت آف آرڈر جو انہوں نے اتحادی ہے جہاں انہوں نے یہ تعریف کی اور یہ کہا کہ اہل لوگ موجود ہیں جو ان فنکشن کو پورا کر سکتے ہیں اور مجرز میں واحد رحیم مندو خیل صاحب تھے جنہوں نے اینڈمنٹ پیش کی تو آپ جب یہ کھیڈریشن کا وقت آیا تو جناب اپنیکر میں اسے دیکھ رہا تھا اور وہ حصہ میں کامیاب ہوتا ہے میں اس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کر لانا چاہتا ہوں اور مشکور ہوں Treasury benches کا بھی اور ان کا بھی جنہوں نے یہ ذرا فٹ ہایا ہے اور رحیم مندو خیل صاحب اس حوالے سے یہ کہتے ہی کہ اہل موجود ہے انہی اہل میں سے ہم وہاں بھیجن گے جو اس اتحادی کو چلا میں گے سر اگر آپ دیکھیں اس میں وہ لکھتے ہیں جناب یہ میں نے پسلے پڑھا تھا کہ مجھے عجیب لگا کہ پاریمانی آواب میں یا جب ہم اس چیز کو تعادف کرتے ہیں ایسے الفاظ ذرا عجیب سے لگتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ

In Order to have a break through in the objective of a developing one of the most remotely located God's for taken coastal areas of Balochistan تو جناب رحیم مندو خیل اگر متوجہ ہوں تو یہ بھی ہمارے کسی ڈائریکٹر نے سیکریٹری نے یہ جملہ لکھا ہو گا کہ God for taken غصے میں لکھا ہے یا سمجھ کے لکھا ہے میں نے ڈیکشنری مانگوائی میں نے کہا میں یہ دیکھوں کہ میرا جو اگریزی کا استاد تھا سے تو بلوچستان سے بھگایا گیا میں نے کہا کہیں بول نہ گیا ہو تو devoid of allh merits Dismal دوسرا طرف سے اگر عام حروف میں اگر ان کا ترجمہ کیا جائے

تو وہ God for taken جس سر زمین سے اللہ نا خوش ہے تو وہ سر زمین سے خدا نا خوش ہے
اس کو انسان کیسے ترقی دے سکتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوں اس سر زمین سے تو آپ فکر
نہ کریں یہ اتحارثی چاہے اسکے اوپر دوسری اتحارثی ہاتھے ہوں ان کے اگر خدا تعالیٰ اس سر زمین
سے نراض ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ انسان اس پر کوئی ترقی کا عمل کر سکے گا لیکن جناب
اپنیکر اس کا جب میں نے ارادہ ترجیہ اسی میں دیکھا جو ہمارے پاس آیا ہے وہ پھر عجیب ہے آخر کا
صحیح ہے سر اگر آپ اسے ملاحظہ فرمائے وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے دور افراہ ساحلی علاقہ جات
جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے ہو یہ سر ترجیہ ہے تو رحیم صاحب کو میں تو کہتا ہوں کہ آپ
فکر نہ کریں ڈاڑھیکھر بیٹ ہو سکر ریٹ ہو یا اتحارثی من جائے اگر یہ حال ہمارا انگریزی میں کہتے
ہیں کہ خدا تعالیٰ اس زمین سے نراض ہو اور ہر وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں محفوظ رکھا ہے تو
در میانی راستہ ہم اختیار کر سکتے خدا خیر کرے گا تو اس سے پہلے ہم نے

جناب اپنیکر : وہ بہل ہے در میانی راستہ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی : اس سے پہلے ہم نے بلوچستان ڈیولپمنٹ اتحارثی ہاتھی اس کے اگر
اغراض و مقاصد دیکھئے پورے صوبے میں ہر قسم کی اس نے ڈیولپمنٹ کرنی تھی تو یہی تو یہی اے نے
کیا کیا اس کا بھی چیزیں تھا ہم نے کیو ڈی اے ہاتھی اس نے ماشاء اللہ کو نہ کو جو ترقی دی وہ آپ کے
سامنے ہے تو آپ فکر نہ کریں نہ گوارہ ہے گاہ کوئی چیز جائیگی ایک اور ہم اتحارثی ہاتھ ہے ہیں پچھے
لوگوں کو ملازمت مل جائے گی ایک اور کوشش ہو گی تو اگر پھر بھی آپ یہ اجازت دے کم از کم
ترجمے کو تھیک کر لے یا God's for saken تکال دے اور دعا کرے کہ ہم اس بل کو پاس
کریں پھر God's for saken رہے گا پھر مشکل ہے کہ اختر مینگل صاحب کی حکومت بھی
کو مثل ایسا میں ترقی کر سکے شکر یہ گی۔

جناب اپنیکر : کسی اور معزز رکن نے بولنا ہے اپر جی مولانا صاحب

مولانا امیر زمان : بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اپنیکر میں نے صرف اس بارے میں بات کرنی ہے کہ رحیم صاحب نے کہا تھا کہ یہ اتحادی جب من گئی تو اس میں گورنمنٹ کا باتھ نہیں ہو گا یہ ایک خود بخارات ادا رہ ہو گا اور جب بھی چاہے وہ پڑیں گے یا جو کچھ کر لینے گے تو یہاں جو لکھا ہو ہے باب دو نئم ہے کلاز نمبر ۲ ہے اور اب دوسری جگہ پر لکھا ہے اگر بھی بھی یہ سوال سامنے آئے کہ یہ معاملہ حکومت کا معاملہ ہے۔ اور جگہ لکھا ہے کہ حکومت کا فیصلہ حتیٰ ہو گا اور پھر باب سو نئم کلاز نمبر ایں ہے

۱۔ اوارہ جیسے ہی ترقی بھری و سعت اور خوبصورتی کے لئے تفصیلی منصوبہ ہندی کرے گا کہ فلاں ساحلی علاقوں کو ترقی و سعت اور خوبصورت بنانے کی ضرورت ہے تو وہ یہ منصوبہ فوری طور پر حکومت کو منظوری کے لئے پیش کرے گا اور وہ میں لکھا ہے کہ حکومت ایسے منصوبہ کو باہر نہیں بیان کرے گی۔

توجب یہ شرائط اس اتحادی میں ہوں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ حکومت کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اور یہ حکومت کے ہاتھ سے باہر ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے ہاتھ میں ہے اور یہ حکومت کے ہاتھ سے نہیں نکل سکتا ہے علاوہ ازیں باقی صوبوں میں بھی موجود ہیں اور بلوچستان میں اگر ہم بنا سیں تو اس میں کوئی بات نہیں ہے کہ ہم یہاں کے کوئی کام چلا کیں کوئی منصوبہ ہندی کریں دوسری بات جو انہوں نے کما جھے کے سکریٹری ہیں یا فلاں ہیں وہ تو جام صاحب نے مسترد کر دیا کہ وہ تو سارے ڈبے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان ڈبوں کو کسی گاڑی میں سوار کر کے کسی ساحل میں پھینک دیں تاکہ ہماری جان ڈبوں سے چھوٹ جائے اور دوسری گزارش ہے کہ اگر چیف سکریٹری بھی ڈبے ہے اور ایڈیشن چیف سکریٹری بھی ڈبے ہے تو باقی سکریٹری بھی ڈبے ہیں کار کر دی گی کے حوالے سے۔

مفت سعید احمد ہاشمی : مولانا صاحب سینئر مفسر ہو کر پرنسل ہو رہے ہیں یہ کارروائی سے حذف کر دیں۔

مولانا امیر زمان : سیکر بیڑی تو یہی رہے ہیں یا تو موسیٰ خلیل ہیں جمالی ہیں یا ترین ہیں یا مینگل ہیں یا کوئی صوبے کے ہیں تو پھر تو بلوچستان میں سارے ڈبے ڈبے ہوئے ہیں کوئی ایسا نہیں ہے سارے سیکر بیڑی اگر ڈبے ہیں تو ایسے بات نہیں ہونا چاہئے جام صاحب ایسی بات نہ کریں جام صاحب ان کو ڈبے نہ کہیں تو یہ وضاحت کریں کہ وہ ٹرین کے ڈبے ہیں گھی کے ڈبے ہیں اور مس کے ڈبے ہیں کس چیز کے ڈبے ہیں کبڑی کے ڈبے ہیں جتاب والا یہ بات جان جمالی کو زیر نہیں دیتی جو انسوں نے کی ہے اور جمال تک یہ بات ہے کہ اتحادی ہنا کے یہ حکومت کی پالیسی نہیں آئے گی پشتومیں ایک مثال ہے تو یہ بتائیں کہ ان کی کوئی پالیسی خلاف ہے۔ یہ ہماری اپنی پالیسی ہے کم از کم یہ پاکستان یا ول پر صوبے کے یا ول پر بتائیں کیوڑی اے ایک اتحادی ہنا ہوا ہے ٹو ڈی اے ہنا ہوا ہے پیڈ آپ کا اتحادی ہنا ہوا ہے یہ سارے اتحادی ہن گئے ہیں کا کڑ خراسان کا ہمارا اپساندہ علاقہ ہے اس کے لئے بھی اتحادی ہنا دیں اگر ایسی صورت حال بن گئی تو ہم اپنی اتحادی ہنا دیں گے۔

جناب اسپلیکر : میر عبدالکریم نوشیر والی

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب ہمیں تو اس پر اعتراض نہیں ہے کہ وہ اسکی اتحادی ہنا میں گے یا ڈیولپ کرنے کے لئے کوئی اور چیز ہنا میں گے ہمیں صرف یہ اعتراض تھا کہ جناب مگسی صاحب کے دوران میں یاد ہو گا اسی کو ٹسل ایریا میں فرانس کا ایکس پرائم منڈر اور اس کے وکیف اور زردار بھی تھے انسوں نے کو ٹسل کا دورہ کیا اور کافی یہ چر چار ہا کہ کو ٹسل ایریا کو یہ لوگ پیچ رہے ہیں یہاں تک اخباروں میں آیا تھا ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے ہیں اس کی ترقی کی یاد رحم مندو خیل اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ہم یہ چاہئے ہیں اگر آپ ان کے کو ٹسل ایریا کا ترقی چاہئے تو آپ اس کو کثریکت پیز پر امریکہ کو دے دیں یا فرانس کو دیں یا آسٹریلیا کو۔ آپ اتحادی کے لئے پیسے کمال سے لا میں گے آپ کے پاس اتحادی کے لئے رقوم کمال سے آئے گی آیا اتحادی کے پاس اتنا فائدہ ہے اس کو ڈیولپ کرائے آیا اس کے پاس کوئی اور ذریعہ ہے آپ کو یاد ہو گا کہ

پچاس سال پلے یو اے ای امارت گیا تھا الود ہبی قطر راس الخمہ احمدیہ گوار سے بھی بدتر تھے پسندی سے بدتر تھے آپ کو یاد ہو گا کہ عرب لوگ مکران میں بھیک مانگنے کے لئے بھور مانگنے کے لئے اس علاقے میں آ جاتے تھے انہوں نے اپنے علاقے نوے سال کے لئے امریکہ کو فرانس جپان اٹلی کو اور آج اگر امارات کو دیکھیں کہ کتنا ترقی ان چند سالوں میں ہو چکا ہے اگر یہ اتحاری امریکن اتحاری ہے یا جپان اتحاری ہے تو ہم اس کو دیکھ کر تے ہیں کہ آپ اس کو نوے سال کے لئے لیز دے دیں آپ اس کو بائیک کا گنگ بنائیں اگر نہیں اگر ہم نہاد اتحاری ہو گا جیسا کہ عام اداروں کی اتحاری ہے ہم اسکے لئے تجویز دیتے ہیں آپ اس کو نوے سال کے لئے لیز دے دیں آپ کو ڈیلوپ کر دیں اور پھر آپ اپنے علاقے کو سخاییں شکریہ۔

جناب اسپیکر : اسم اللہ خان کا کڑ۔

بسم اللہ خان کا کڑ : جناب اسپیکر شکریہ مجھے اس مل کی حمایت کرتے ہوئے رحیم صاحب کے ریزرو بیشن کا بھی احترام ہے کچھ عرصہ پلے آپ کو یاد ہو گا کہ مستقبل میں کوئی بلوچستان کے ایک ریزرو کے طور پر تھا بھیل مرکزی حکومت نے یہ کوشش کی کہ فیدرل کوئی شل اتحاری ہنا کر مرکزی حکومت اپنا اختیار رکھے جیسا صوبہ سرحد میں جملی کا انہوں نے واپڈا بھیا در اس وقت آں پاری کا نفرنس بھی ہوئی کہ ہم وفاقی حکومت کے کنٹرول کو اس بلوچستان کے ساحل پر نہیں ہونے دیں گے یہ یہاں پر آل پاری کا نفرنس ہوا تھا بھی اگر ہم اس ساحل کی وہ نہیں کریں گے تو خدا شدید تھا کہ میں رحیم صاحب کی بات کو واضح کروں گا کہ ہم بیٹھ رہے اور جس طرح گیس کا خزانہ تھا وہ ہم سے گیا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ملا یہ مستقبل کی خوشحالی کے حوالے سے کافی پوٹھل ہیں جواب تک محفوظ رہے ہیں اور بھی الفاظ ہیں جو مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے یہ خدا کا خزانہ اب تک محفوظ رہا ہے اور اسے کوئی نہیں لے جا سکا یہ اتحاری کا بدل ہے بلوچستان کی اسے منتخب حکومت پیش کر رہی ہے اور بلوچستان کے مستقبل کی خوشحالی کے لئے پیش کر رہی ہے اور کبھی بھی آپ کی منتخب حکومت اپنے اختیارات سے ودھ ڈرا نہیں ہو گی اگر آپ یہاں دیکھیں اور ان

چیزوں کو آپ مدنظر رکھیں اگر آپ باب ۲ میں دیکھیں اس میں لکھا ہے چیزیں میں حکومت کی
متعین کردہ شرائط کے مطابق تین سال تک اپنے عمدے پر قائم رہے گا مساوی حکومت اس کو
کوئی اور ہدایت دے یہ چیزیں میں حکومت بلوچستان قائم کرے گی اور جس وقت محسوس کرے گا
کہ چیزیں میں اس صوبے کے مفادات سے وہ ہے حکومت بلوچستان کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اس کو
ہٹانے اگر فرائض میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت کی خصوصی ہدایت اور عمومی شرائط پر یہ اوارہ قائم
ہو گا حکومت بلوچستان کے شرائط پر ان کے تعین کردہ شخص تو ایسا شخص کبھی نہیں چاہے گا کہ اس
کے اختیارات جائیں اب کچھ مالی و سائل کو حاصل کرنے کے لئے آج کی دنیا میں جو معافی ترقی
کے لئے ایک رجحان چلا ہے یا لوگوں کا تقاضا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ہمارے عمومی
ڈیپارٹمنٹ اپنی کار کر دی گی اس طرح نہیں دکھائے ہیں جس سے ہم اور آپ خود مطمئن ہوں باہر
دنیا کو آپ سکر پھوڑ دیں یہ جو آئی ایم ایف یا در لذت بک کے حوالے دیے جا رہے ہیں ہم خود
محسوس کر رہے ہیں کہ ہمارے ان ڈیپارٹمنٹ کو جوان کے فرائض ہیں ان کو بہتر طور پر پورا
کرنے کے لئے ان میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے آگے بھی لکھا ہوا ہے کہ وفاقی اور صوبائی
حکومت یا کسی بھی مقامی ادارے یا خود مختار ادارے کے درمیان یہ رابطے کا کام کرے گا صوبائی
حکومت کی ہدایات پر تو یہ بہت سی باتیں ہیں باب سوم میں تفصیلی منصوبہ ہندی ادارہ ہو یہے ہی
ترقی بہترین وسعت اور خوبصورتی کے لئے تفصیلی منصوبہ ہندی کرے گا کہ فلاں ساٹی علاقہ کو
ترقی و سمعت اور خوبصورت ہنانے کی ضرورت ہے تو یہ منصوبہ فوری طور پر حکومت کو منتظر کے
لئے پیش کرے گا یعنی جو بھی وہ پلانگ کریے گا جو بھی منصوبہ ہنا ہے گا اس کی منتظری صوبائی
حکومت دے گی بلوچستان کی جو صوبائی حکومت ہے وہ اس منصوبے کو ایسے منصوبے کو بالترتیب میں یا
بالترتیب منظور کرے گی۔ یعنی وہ از خود مساوی صوبائی حکومت کی منظوری کے حاصل کے کوئی
منصوبہ ہندی کا کام نہیں کرے گا میزانیہ کے حوالے سے بھی اگر دیکھیں ہر مالی سال میں اوارہ
اپنے اخراجات اور آمدی کا گوشوارہ تیار کرے گا اور اسے مجوزہ طریقہ کار کے مطابق حکومت کو
پیش کرے گا حکومت بالترتیب میں اس میزانیہ کو منظور کرے گی تو یہ سب جو کس ہیں جس

سے یہ ادارہ بلوچستان کی حکومت کے ہوتے ہوئے بلوچستان کے وسائل کو پچ دے گی ایسی کوئی
یہاں پر رسک نہیں ملے گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے مستقبل کے لئے ہے مستقبل کی
خوشحالی کے لئے ہے اس اتحارثی کا قیام بلوچستان کے لئے بلوچستان کے عوام کے لئے اور
بلوچستان کی حکومت کے بھر مستقبل اور معاشر طور پر خوشحالی مستقبل کے حوالے سے ہے وہ
ریزرویشن جو رحیم صاحب کے ہیں اس کے تدارک کے لئے اس میں پانچ چھ جگہ کیونکہ پسلے
اتحادی کے حوالے سے بھی چونکہ ہم نے کما تھا یہ چیزیں یہاں پر موجود ہیں میں یہ گزارش کروں
گا کہ وہ س کو پڑھ کرو وہ ریزرویشن ختم کر دیں شکریہ۔

جناب اپنیکر: شکریہ مریانی بھی سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: شکریہ مریانی بھی سید احسان شاہ صاحب نے جوابی
تر ایمہم دی تھیں وہ چونکہ ایڈم نہیں ہو سکیں لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں کہا اور ان تمام پلان
نگ کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے خدشات کا ذکر کیا ہے ان کے خدشات یہ ہیں کہ اتحارثی ایسی چیز
ہائے گی جو بے حدیاد ہو گی بے لگام ہو گی اور حکومت کے دسترس سے باہر ہو گی اور اس اتحارثی کو
بعد میں پوچھ چکھ کرنے والا نہ ہو گا تو جناب والا میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں اس مل میں
جس طرح سعیم اللہ خان نے کہا مولانا امیر زمان صاحب نے کہا ہے اس میں کئی سارے کا ذرا زایے
ہیں جن سے یہ واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے یہ حکومت بلوچستان کے ماتحت ادارہ ہے کوئی
آزاد ادارہ نہیں ہے جناب والا کا ذرا ۲ میں دیکھیں تو اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ

Government means the Govt. of Balochistan

میر عبدالکریم نو شیر وانی: پوائنٹ آف آرڈر سر جناب حکومت بلوچستان کا اس میں
صرف اور صرف عارضی طور پر عمل و خل ہو گا باقی کام اس ادارے کا اپنا ہو گا۔

سید احسان شاہ: جناب میں ان کے خدشات دور کر دینا چاہتا ہوں جس طرح کہ انہوں

نے کہا ہے یہ بالکل بے لگام ادارہ ہو گا تو میں یہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایسا ہر گز نہیں ہے باب دو میں کافی
2 میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔

The Chairman shall unless Govt. otherwise hold his office for the period of three years on such term conditionn the دہلیات جو حکومت دے گیا حکومت کے جو طے کردہ اصول ہوں گے اس کے مطابق چلے گا اور جس طرح سعید اللہ خان نے ذکر کیا تھا باب 3 میں اگر دیکھ لیں ما سرپلان اس کا تسلیم ہے اسکیں بھی واضح لکھا ہوا ہے۔

12-1 The Authority shall, as soon as, may prepare a Master plan for development, improvemnet, expansion and beautification of such costal areas that need to be developed, expanded and beautified and submit such plan to government for approval.

اس میں اختیاری کا ایک چیک اینڈ میلش یہاں رکھا ہوا ہے جو کہ حکومت بلوجستان کرے گی اور اسی کافی میں 2 پر آ جائیں

2. Government may approve the plan with or without modification.

اس کا بھی حکومت کو اختیار ہو گا کہ اس پلان کو ہو بہو منظور کر لے یا اگر اس میں کوئی تبدیلی لانا چاہتا ہے تو وہ تبدیلی لاسکتا ہے تو میں جناب والا معزز دوست کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ہر گز کوئی ایسی چیز نہیں ہے خدا نخواستہ جس سے صوبے کو نقصان پہنچے کہ صوبائی حکومت کے اختیارات میں اس کو مد اغلت سمجھا جائے یا صوبائی حکومت کے جو حقوق ہیں وہ ضائع ہو رہے ہیں ہر گز ایسی کوئی چیز نہیں ہے اتنی سی گزارش تھی جناب والا شکر یہ۔

جناب اسپلیکر: شکر یہ جناب اب جو یہ تحریک زیر غور ہے میں منظوری کے لئے ہاؤس کے

سامنے پیش کرتا ہوں جو اس تحریک کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ نہ کہیں ہاں والوں کی تعداد زیادہ ہے تحریک منظور ہوئی۔
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : اب مسودہ قانون کو کلازو ارزیر غور لایا جائے گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب آپ رول نمبر ۹۱ پڑھیں۔

91-When a motion that a bill be taken into consideration has been carried, any member may propose an amendment to the Bill.

فرض کیا میں نے دو دن پسلے نہیں دیا آپ کی بات پر فرض کیا میں نے ایگری کیا میں آپ کو رکو نجست کرتا ہوں کہ یہ میرا امینڈمنٹ ہے آپ مریانی کریں اس کو وہ وقت میں نے اویل نہیں کیا تو میں آپ کو رکو نجست کرتا ہوں کہ اس امینڈمنٹ کو As a Speaker رکو نجست کرتا ہوں کہ اس امینڈمنٹ کو یعنی آپ ریکارڈ پر لائیں اور امینڈمنٹ کو مجھے مودو کرنے کی اجازت دیں۔

جناب اسپیکر : مودو نہیں میں نہیں کرنے دوں گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میری یہ رکو نجست ہے اور اس رول کے تحت آپ مریانی کر کے۔

جناب اسپیکر : نہیں I will not allow I جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ میری رکو نجست ہے ۱۹۹۳ سے۔

جناب اسپیکر : Thank you very much. I have given my rul-

ing. I will not allow you.

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں وہ تو آپ نے وہ Opinion دے دیا ہے

جناب اسپیکر : نہیں یہ بھی ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : کہ دو دون ضروری تھے آپ نے دو دون کارو لگ دیا کہ دو
دن پہلے ہم نے دینا تھی ہم نے دو دون پہلے دینا تھا ہم نے اویں نہیں کیا For the sake or
argument میں تسلیم ہو گیا اب دو دون پہلے میں نے نہیں دیا لیکن اس وقت دو دون کے تمام پر
نہ دینے کے اس کے بعد جو میں نے دیا میں آپ سے رکویسٹ کر رہا ہوں The Speaker
allows the new clause or amendment to be moved
Unless the Speaker allows the clause or amendment to
be moved. یہ ہے میرا رکویسٹ وہ دو دون میں نے اویں نہیں کیا میں آپ سے اپیش
رکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے مود کرنے کا یہ ہے اب وہ رو لگ اپنی جگہ ہے۔

جناب اسپیکر : اس میں دیکھیں ہاں آپ ۱۹۹۱ کا حوالہ دے رہے ہیں ہاں ۱۹۹۱ حوالہ دے رہے
ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میں اسی اٹیچ میں ہوں کہ کھیڈریشن کا یہ جواہی آپ
نے carry کیا آپ نے وہ موشن پیش کیا منظور ہو گا ہاؤس میں میرا تو اب بھی یہ اشینڈہ ہے کہ
اسی کے فوراً بعد مجھے امینڈمنٹ کا پورا حق ہے دو دون آپ نے دینے ہیں لیکن آپ کی رو لگ یہ ہے
کہ نہیں دو دون پہلے آپ نے دینا ہے وہ بعد میں بات کریں گے میں آپ کے ساتھ تسلیم ہوں لیکن
اب مجھے اپیش حق ہے ۱۹۹۳ء کے آخری رو ہیں کے آپ سمجھیں آخری جو اس کا وہ ہے اس میں
میں رکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے اپیش.....

جناب اسپیکر : دیکھئے Amendment meaning دیکھئے امینڈمنٹ کا مقصد یہ ہوتا ہے جس طرح بل آتا ہے گورنمنٹ مودو کرتی ہے یا ممبر مودو کرتا ہے وہ سرکولیٹ ہوتا ہے اور کمیٹی کو جاتا ہے سننے میری بات سنیں لور اگر کمیٹی کو نہ جائے تو Rules Dispense With کے جائیں تو باقاعدہ اسکیں تین دن کا کلیئر موقع دیا جاتا ہے تاکہ ممبر حضرات اس پر غور کریں پڑھیں اور دیکھیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ دونوں قبل اگر کوئی امینڈمنٹ آئی ہے چاہے وہ گورنمنٹ کی طرف سے آئے تو وہ ممبر اس نے دیکھنی ہو گی اگر ممبر کی طرف سے آئی ہے تو گورنمنٹ دیکھے گی اور پھر اس پر اس امینڈمنٹ کا جواب دے گی تھیک ہے ناں جناب میری عرض سنیں ہاں جی اس وقت امینڈمنٹ کا آنا میری گزارش سنیں آپ اس وقت امینڈمنٹ کا آنا موقع نہیں ہے زیرِ شری پیغام کا کہ اسکو دیکھے نہ رایک میری عرض سنیں جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : بالکل for the sake of argument ہو گئی میں اس وقت اپنی ایس ایشیا پہ جبکہ ایک نوش if notice of a new clause جو آپ کی اشینہ ہے If notice of a new clause or a proposed amendment has not been given to clear days before the day on which the new clause is moved or consideration of a clause to which the amendment is proposed is commenced. یعنی مثلاً بھی کہ جب ابھی کنیڈریشن شروع ہے کا زبانی کا زمانہ تو اس وقت Any member may اچھا اگر وہ امینڈمنٹ آئی دونوں نہیں ہوئے ہیں یعنی دونوں اویں نہیں کے ہیں پھر بھی کہ Any member may object to the moving of the new clause of the amendment. And such objection shall prevail unless the Speaker allows the new clause or یعنی اب بھی آپ کو یہ اختیار ہے کہ آپ مجھے اس کا زمانے کے amendment.

اس امینڈمنٹ کے بھی اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : جی ہاں مگر مجھے کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس وقت میں I can not allow you to put the amendment, that's all.

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں آپ نے روٹنگ دے دی۔

جناب اسپیکر : شکریہ I have given my ruling

عبدالرحیم خان مندوخیل : لیکن جناب والا.....

جناب اسپیکر : clause Now I am taking the Bill clause by

clause نمبر ۲ سوال یہ ہے کہ Clause نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں ہاں کہیں۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے مجھے علم ہے جی پتہ ہے مجھے پتہ ہے جی آپ بولیں گے جی کلاز نمبر ۲ یہ بولنا چاہئے ہیں تو بولیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جب کلاز بائی کلاز شروع ہو گی ہر کلاز پہ اپنا حصہ ہو سکتی ہے۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۳ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے حق میں نہیں ہیں نہ کہیں آپ بولیں گے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۲ امینڈمنٹ نہیں ہے تو بولیں گے کیا آپ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی؟

جناب اسپیکر: امینہ منٹ تو نہیں ہے آپ کی۔ امینہ منٹ ہوتی تو آپ بول سکتے تھے
عبدالرحیم خان مندوخیل: امینہ منٹ نہیں ہے لیکن میں اس کے فلسفے کو تو سامنے
لا سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں جی آپ نہ کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا آپ ایسا نہ کریں آپ
جناب اسپیکر: امینہ منٹ ہوتی تو آپ ہلاتے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ تمام چیزیں اس طرح لے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں تھی میں غلط نہیں جا رہا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میرے تمام حقوق قانون اور قاعدے کے خلاف
میرے حقوق لے جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگر آپ کی امینہ منٹ ہوتی تو آپ بول سکتے تھے آپ کی امینہ منٹ نہیں
ہے آپ بول نہیں سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں دھکس کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہ کر سکتے ہیں آپ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں جناب والا۔

سعید احمد ہاشمی : جناب اپسیکر روز میں کہیں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

جناب اپسیکر : نہیں ہے جی نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں۔

جناب اپسیکر : اگر امینڈ منٹ آتی ہے تو پھر بولنے کا حق ہے۔

سید احسان شاہ : تحریک جب میں نے پیش کی تحریک پیش کرنے کے بعد تمام ممبر ان کا حق تھا اپس بولنے کا تحریک جب ایڈ بٹ ہو گئی اس کے بعد کوئی امینڈ منٹ نہیں ہے تو کوئی ممبر اس در میان میں کلاز زپ چھٹ نہیں کر سکتا ہے۔

جناب اپسیکر : درست ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں جناب والا بالکل یہ آپ ایسے روونگ دے رہے ہیں کہ ابھی ہم آپ کو کس کورٹ میں چیلنج کریں جائے اسکے کہ آپ کی اسمبلی ہے آپ کو اختیار ہے ورنہ جناب والا کا زبانی کلاز کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اگر امینڈ منٹ نہیں ہے تو اس کے علاوہ بات نہیں ہو گی۔

جناب اپسیکر : میری عرض نہیں جناب ہوتا یہی ہے اسکا شروع کا لفڑایی یہی ہوتا ہے چونکہ مینڈ منٹ نہیں اس لئے نہیں کلاز کوٹ کر رہا ہوں یہ ہوتا ہے لفڑا اسکا یہی ہوتا ہے جب کلاز آتی ہے سامنے تو اپسیکر یہ کہتا ہے یہ پریزا ندیگ افسر یہ کہتا ہے کہ چونکہ اس میں امینڈ منٹ نہیں ہے لفڑا میں اصل کلاز کوٹ کرتا ہوں یہ ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں جناب والا ایسا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : میری بات سنیں اگر اس میں امینہ منٹ ہوتی تو یقیناً اس پر حث ہوتی آپ بالکل حث کر سکتے تھے امینہ منٹ نہیں ہے ہاں یہ بات ضرور ہے آریبل محبر کا کہ آپ اس پر اختلاف کر کے ہاں کر سکتے ہیں شکریہ 3

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا۔

جناب اسپیکر : میں نے کہہ دیا ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا کا زبانی کا لازم پر حث ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں کر سکتا ہے ہاں ہو نہیں سکتی آپ کی امینہ منٹ ہوتی تو آپ بات کرتے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ تو ہاشمی صاحب آپ روز کی خشیت سے آپ گورنمنٹ پارٹی میں ہیں آپ آپ میری مدد کر سکتے ہیں کیا؟

سعید احمد ہاشمی : جناب اسپیکر جی ہاں میں مدد اس حوالے سے کرتا ہوں verification جناب اسپیکر اس میں ایسا ہے کہ جو آپ بتانا چاہ رہے ہیں امینہ منٹ وی اسلئے جاتی ہیں تاکہ رکاوٹ ڈالی جائے ہر کلائز پر حث کی جائے۔

جناب اسپیکر : بالکل یہی ہوتی ہے۔

سعید احمد ہاشمی : اس میں رحیم مندو خیل صاحب اگر یہ پڑھیں ۹۲ کا آخری جملہ اسکیں۔

جناب اسپیکر : عبد الرحمن خان مندو خیل یہاں پر اچھے پارلیمنٹریں ہیں اسکو میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ علم ہے جیسا کہ تمہیں نے پہلے بھی کہا ہے۔

سعید احمد ہاشمی : The Speaker shall call each clause separately.

رجیم مندو خیل صاحب؟

عبدالر حیم خان مندو خیل : جی؟

سعید احمد ہاشمی : امینڈمنٹ اگر آپ کی داخل ہو جاتی تو آپ کو یہ حق تھا یہ دیکھیں ہاں

The Speaker shall call each clause separately amend the
amend the amendments relating to it have been dealt with
جناب اس طبق ہے کہ آپ کو اپنکرنے چاہیں دے دیا گئی امینڈمنٹ پر ہونے کا

جناب اسپیکر : ہاں۔

سعید احمد ہاشمی : رکاوٹ میں ڈالنی ہیں آپ نے آج آپ رکاوٹ ڈالنے میں کامیاب نہیں
ہوئے ابھی بار آپ دونوں پسلے نوش دیدیں رکاوٹ ڈالیں ہر کلاز پر اور میں بھی آپ کا ساتھ دوں گا

عبدالر حیم خان مندو خیل : نہیں نہیں دیکھیں یہ روٹنگ جو ہے آنر بل اپنکرنے
جناب والا وہ تو جو روٹنگ دی آپ نے اسکو ہم نے ایسے تسلیم کیا لیکن یہ روٹنگ آپ کی کہ باقاعدہ
آپ discussion نہیں کر سکتے نہیں جناب والا discussion وہ لوگ وہ مجرما جو
امینڈمنٹ پیش نہ کیا ہو بھی وہ مجرم کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر : نہیں کر سکتا ہے یہی تباہ ہے میں عرض کرتا ہوں جی یہی تباہ ہے میں
آپ سے گزارش کروں گا دیکھئے چلا یہ ہے دیکھئے ذرا میری بات غور سے نہیں آپ نے سینٹ میں
دیکھا کہ جب چیز یہ ہوتی تھی کہ چونکہ اس کلاز میں امینڈمنٹ نہیں ہے Therefore the clause is put to the house: So this is the

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب روزر.

جناب اسپیکر : نہیں نہیں آپ ایسے روں کوئی نہیں جناب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب ۹۶ آپ پڑھیں یہ ہے - A Member pro-

posing a new clause on the consideration of a Bill shall in the first instance ask for leave to move the clause and if leave is given any move and may move it. The question shall then be proposed from the Chair that the clause be considered. Members may speak insupport of or opposing of or opposing the clause.

جناب اسپیکر : کس کے؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا If the question be affirmed
مشر صاحب اپنا کلاز ابھی پیش کریں گے جب وہ اپنا کلاز پیش کریں گے تو اسکے بارے میں وہ کہیں گے کہ میں پروپوز کرتا ہوں اس پر ہم کہیں گے کہ ہم حدھ کریں گے۔

جناب اسپیکر : وہ تو اس نے پیش کی You I gave you time on that

spoke on that .

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں نہیں جناب والا۔

سعید احمد باشی : جناب رحیم مندو خیل صاحب The Member proposing a

new clause on the consideration

جناب اسپیکر : نیا کاز

مسٹر سعید احمد ہاشمی : نیا کاز تو کوئی نہیں۔

جناب اسپیکر : اگلا کاز جی کاز نمبر ۳ سوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے؟ جو اس کے حق میں ہے کہیں ہاں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ کہیں ہاں زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔ تحریک منظور کی گئی۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی : جناب عبدالرحیم خان صاحب۔
A member proposed
introducing a new clause on the consideration of the new clause

جناب اسپیکر : اگلا کاز جی کاز نمبر ۳ سوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔ تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبر ۵ سوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔ تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبر ۶ سوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبرے سوال یہ ہے کہ کلاز نمبرے کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۸ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۸ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۹ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۱۰ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱۰ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کلاز نمبر ۱۱ سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱۱ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کالا ز نمبر ۱۲ اسوال یہ ہے کہ کالا ز نمبر ۱۲ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کالا ز نمبر ۱۳ اسوال یہ ہے کہ کالا ز نمبر ۱۳ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کالا ز نمبر ۱۴ اسوال یہ ہے کہ کالا ز نمبر ۱۴ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کالا ز نمبر ۱۵ اسوال یہ ہے کہ کالا ز نمبر ۱۵ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کالا ز نمبر ۱۶ اسوال یہ ہے کہ کالا ز نمبر ۱۶ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبرے اسوال یہ ہے کہ کاز نمبرے اکو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کسی ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبر ۸ اسوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۸ اکو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کسی ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبر ۹ اسوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۹ اکو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کسی ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : کاز نمبر ۲۰ سوال یہ ہے کہ کاز نمبر ۲۰ کو مسودہ قانون کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کسی ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ تمیڈ کو مسودہ قانون بڑا کی تمیڈ قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کسی ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

مختصر عنوان اور تاریخ نفاذ

جناب اسپیکر : کالا زنبرائیک سوال یہ ہے کہ کالا زنبرائیک کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر : وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

سید احسان شاہ : شکریہ جناب اسپیکر۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ساحلی ترقیاتی اورے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر : سوالی یہ ہے کہ بلوچستان ساحلی ترقیاتی اورے کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۸ء کو منظور کیا جائے جو اسکے حق میں ہے وہ ہاں اور جو اس کے خلاف ہے نہ کہیں ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مسودہ قانون منظور کیا گیا۔

پچھلے سے پچھلے اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ صوبہ بلوچستان میں امن و امان کی مخصوص حالت کو زیر محض لا یا جائے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ۲۲ کے اجلاس میں اس پر محض کھڑا کرے تاکہ میں تو میں ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جو صاحب اس پر یہ لٹا چاہے وہ با تحد کھڑا کرے تاکہ میں ان کی لست بحالوں اور ہائم مقرر کروں سیکر رنی صاحب نام لکھتے جائیے گا عبدالرحیم خان۔
نوشیر والی صاحب۔ ڈاکٹر مارچنڈ صاحب۔ مولانا امیر زمان صاحب۔ پنس موئی جان صاحب۔
جعفر خان مندو خیل صاحب۔ احسان شاہ صاحب تو یہ صاحبان ہیں میں ایک بار پھر ہاؤس کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ہائم مقرر کر لے ہر مقرر کی تقریر پر تو پھر رہے گا تاکہ ہم اس کو سمیٹ بھی سکیں میرے خیال میں اگر دس دس منٹ کی اجازت ہو تو دے دی

جائے وس دس منٹ اور لیڈر آف دی ہاؤس کو یہیں منٹ تو سب سے پہلے عبدالرحیم خان صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اسپیکر میں آپ کا مذکور ہوں کہ آپ نے صوبے میں امن و امان کی صورت حال پر جو حث رکھی ہوئی ہے اور اس پر مجھے معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا اس وقت عام طور پر یہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ عمومی طور پر دلیل دیا جاتا ہے کہ کراچی فلاح ملک میں بھی ہوتا ہے انگلینڈ میں بھی ہوتا ہے لندن میں ہوتا ہے امریکا میں ہوتا ہے اور یہ ہے وہ ہے جناب والا اصل بات یہ ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے بلکہ اگر ایک معنوں میں ہم لیں بالکل اہم ذمہ داری جب آپ ایک صوبے کی معاشری، تعلیمی، شفافیتی ترقی کی باتیں کرتے ہیں تو اس کے لئے جو اہمیات ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اسپیکر پوچھت آف آرڈر کو رم تو نوٹ گیا۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں کو رم پور امسٹر ڈنچ نوٹ کرو۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : ۲۱ سے ۹ رہ گیا ہے آپ گئے کو رم نوٹ گیا گیا رہ ہوا چاہے ٹریزری پیچڑی والے اقرار کر رہے امن و امان کے بارے میں ان کو چاہیے تھا کہ وہ بیٹھ جاتے یہ انہی کا سمجھت ہے یہ اپوزیشن کا سمجھت نہیں وہ جان بوجھ کر امن و امان کو خراب کرنا چاہتے ہیں جناب اسپیکر : تشریف رکھیں۔

چلے گھنٹی جائیں۔

جناب اسپیکر : کو رم پورا ہو گیا تقریر جاری رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : ابھی جو یہاں وہ کہتے ہیں اسلحد ہے اور باقاعدہ لفظ بھی استعمال کرتے ہیں کہ کلانکوف کلچر ہے یہ کلانکوف ہمارے عوام کماں سے لائے ہمازے عوام

نہیں لائے بالکل یہ کاشنگوف آپ۔ گور نہست کے خواہ وہ فیدرل گور نہست کے ہے خواہ وہ۔ پرانی گور نہست ہے ان کے اواروں کے کنٹرول کے تحت ان کی مگر انی کے تحت ان کے فلاںگ کے تحت یہاں آتے ہیں یہاں سے افغانستان جاتے ہیں اور لوہز جو ہے یہ اگر امن دامان کا مسئلہ ہے تو کہتے ہیں کہ جی کاشنگوف، آگیا ہے فلاٹا چیز آگیا ہے اس کا ذمہ دلیر کون ہے اس کا ذمہ دار گور نہست والے ہیں آپ اگر گور نہست نہیں چلا سکتے صوبائی گور نہست آپ فیدرل گور نہست کو اپنے صوبے میں اسلجہ برآمد کرنے نہیں رہ سکتے تو پھر آپ کو یہاں گور نہست کرنے کا جقدار نہیں ہے پرانی گور نہست اور سی طرح فیدرل گور نہست اگر وہ اس ملک میں ہر قسم کا ملک اسلحہ یورپین اور امریکن کے تھرو جو یہاں آیا کرتے ہیں اور یہ ان کے اواروں کے ذریعے اور ملکوں میں برآمد ہو رہا ہے اگر ان کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو فیدرل گور نہست یا صوبائی گور نہست لیکن میں سب کے لئے کہ رہا ہوں ان کو یہ حق نہیں ابھی مثلاً وہ کہتے ہیں فرقہ دار ان لڑائی ہے مسجدوں امام بارگاہوں میں پولیس اور سی بھرہ کھڑے ہیں اس کے ذمہ دار کون ہے اس کے ذمہ دار عام پلک ہیں عام پار نیاں ہیں اس کے ذمہ دار آپ ہیں یہ تمام ٹریننگ آپ کے اواروں نے دیا اور اب بر سر بازار قبرستان میں بھی لوگوں کو مارتے ہیں جلوسوں میں بھی لوگوں کو مارتے ہیں ہمارے لوگ ایک دوسرے کے خلاف نہ ہی نفرت کے خواہے سے یہ چیزیں آپ کے اواروں نے اختلافات ہوتے تھے ہم میں کچھ اگر کوئی چور ہیں ڈاکو ہیں کوئی اور ہے ہمارے سوسائٹی میں ہمارے ملک کے سوسائٹی میں پھر ہمارے پتوں کے سوسائٹی میں ہمارے بلاوج کے سوسائٹی میں وہ بالکل بر سر عام معلوم ہوتے تھے کہ یہ چور ہے یہ ڈاکو ہے اخلاقی طور پر نہ ہی طور پر وہ کنڈم ہوتے لیکن ابھی جب آپ نے یہ ٹریننگ دی اور آپ دے رہے ہیں اور ابھی آپ یہاں کہتے ہیں کہ جی فرقہ دار وہ پیدا ہوئی ہیں اور ان کے پاس دنیا کے بدترین مملک ہتھیار ہیں اور باتھ میں یہ بھی دعویٰ کرو گا کہ ان کے پاس باقاعدہ وہ کارڈ ہوتے ہیں کہ جب بھی ان کے لئے کوئی جو مشکل ان کو در پیش ہوتی ہے کہیں سے گزرنے کے ان کے پاس آپ کے کارڈ ہے آپ کے گور نہست

کے کارڈ آپ کے صوبائی گورنمنٹ کے انجینیوں کے کارڈ ہوتے ہیں آپ کے فیڈرل گورنمنٹ
کے انجینیوں کے کارڈ ہوتے ہیں جو کریمبل ہوتے ہیں یہ آپ کرتے ہیں گورنمنٹ کرتی ہے جو
بیادی مسئلہ ہے اور ایک وہ کرامنر ہے جو ہمارے سوسائٹی میں ہوتے تھے کوئی چوری کوئی ڈاک
کوئی اور ایسی چیز درمیان میں آجائی اسکا سپر ہماری سوسائٹی میں اسے کندھم کرتے یا زیادہ سے زیادہ
قانون کی گرفت میں آجائے اور پھر ابھی جو ہے جتاب والا آپ اندازہ لگائے ہمارے پاس اب ہر
قسم کے ادارے ہیں ہمارے پاس پرو نشل ادارے بھی ہیں ہمارے پاس فیڈرل کے ادارے بھی
ہیں پولیس ہے یوائز ہے میں آرپی ہے دوسرے ادارے ہیں لیکن اب تمام دنیا جانتی ہے کہ یہ تمام
ادارے میں اس کو بالکل کہونا اب اگر بات صرف ہم لوگوں کو یہ یعنی اچھی نہ لگیں اور بات ہے
کیسے یہ ممکن ہے میں عام سادہ آدمی ہوں ان معنوں میں بالکل مجھے یہ تربیت ہی ضمیں ہے کوئی
کریمبل ہے جس کو آپ معلوم نہیں کر سکتے ہماری سوسائٹی میں پشوون بلوج سوسائٹی میں کسی
قسم کا کریمبل رات کی تاریکی میں کوئی کرامم کرے نہیں اس کو معلوم ہو جاتا تھا کہ فلاں ہے لیکن
یہاں ہمارے سینکڑوں تھانے ہیں میں آرپی ہے اور ان کے ساتھ ادارے ہیں پولیس ہے اس کے
ساتھ ادارے ہیں اور اس کے باوجود جو یہ کرامنر ہے وہ ہورہے ہیں ہمیں علم ہے اگر میں بالکل یہ
دعویٰ کروں کہ ان کو وہ الگ پرو ہوت کرتے ہیں یعنی گورنمنٹ کے ادارے ہیں کرامنر کو وہ
پرو ہوت کرتے ہیں یہ ہو نہیں سکتا یہ کوئی ممکن نہیں ہے کہ کوئی جرم ہو کوئی غیر معمولی بات اگر
ہو غیر معمولی ماہر ہو تو ہو سکتا ہے کہ کسی کو علم نہ ہو لیکن یہ ہمارے ہاں جو ادھر کرامنر ہوتے ہیں
یہ چوریاں یہ جو یہاں ڈیکھتا ہوئی ہیں ابھی آپ اندازہ لگائیں میں یہ مثال دیتا ہوں کہ اگرچہ یہ
ان سے زیادہ گھناؤ نے جرام مثلاً قتل ڈا کے اور دوسرے بہت زیادہ لیکن یہ ابھی موڑ سائیکل کے
واردات میں صرف ایک Simple بات کر رہا ہوں یعنی علی الاعلان بر سر بازار دن کو باقاعدہ
کاڑیاں بیخی کی جاتی ہے اور اس آدمی کو مارا جاتا ہے یہ تو ہے ادنیٰ معاف آپ مجھے یہ ڈیوبنی دی دیں
میں تمام گیمز کو نکال دوں یا کیسے معلوم نہیں ہوتا پولیس ہے اس کے ادارے ہیں اس کا تھانہ ہے
اس کے ایریا ہے اس کا وارڈ ہے آپ یہ معلوم نہیں کر سکتے میرے خیال میں میں نے ایسا نوٹ کیا

تحاکمیں یعنی یہ جو موڑ سائیکل کے سینگھ کے کیس میں پچھلے سال کا اور اس سال کا یہ دو گئے ہو گئے ہیں بالکل جناب سمجھے سوپر سفت بڑھ گئے ہیں کیوں ہوئے بلکہ اگر میں یہ کوئی کہ ڈیڑھ سو پر سفت بڑھ گئے اور اس کے باوجود آپ کوئی بتائے آپ نے کتنے چالان پیش کئے ہیں آپ کے ۱۹۶۰ء کے قتل کے کیس میں سوال بھی کیا تھا اور اس کا جواب بھی آیا ۱۹۶۰ء میں کتنے قتل ہوئے ہیں اور ۱۹۶۹ء میں کتنے قتل ہوئے ہیں آپ کے اس دوران میں مختلف روؤں پر ڈاکے میں ٹوب کا مثال دیکھا بالکل علی الاعلان ڈاکے ہوتے ہیں ڈاکے پڑتے ہیں کوئی رپورٹ درج نہیں ہوتی یعنی آپ رپورٹ دیں لیکن وہ جو ہے رپورٹ درج نہیں کرتے اور یہ دوسری بات جو آپ کو خود بھی انوالو کرے اور اپنے ذر سے کل رات کی بات ہے ضیاء الدین جو یہاں کمپنی ہے ملک ضیاء الدین اینڈ کمپنی قندھاری بازار پر ڈاکہ پڑا پرسوں دوڑھائی لاکھ روپے اس سے چھینے گئے پوچھیں کس نے رپورٹ درج کیا ہے کوئی اخبار میں آیا ہے کسی نے پوچھا ہے نہیں یہ ایسی ایک مثال صرف میں پر کھتھا ہوں اس سے دسوں میں سیکنڑوں نہیں کمونگا دسوں جراحت ہوتے ہیں روزانہ لیکن اس کا متعلقہ تفیضر وہ اندر ارج بھی نہیں کرتے اگر کرتے ہیں تو ان لوگوں کو جو رپورٹ کرنے والے ہوتے ہیں ان کو تک کرتے ہیں تو جناب والا یہ مجموعی پوزیشن ہے صوبائی گورنمنٹ کی۔

جناب اسپیکر : جماعت پونے دوچھ کھڑی ہو گئی پانچ منٹ پسلے میں ہاؤس کو ایڈ جرن کر دیا
عبد الرحمن خان مندو خیل۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : تو جناب والا جیادی طور پر یعنی امن و امان اگر اس کی جنادی و جوہات ہیں بھی گورنمنٹ اس میں انوالو ہے یہ گورنمنٹ کی پالیسی کا مسئلہ ہے کہ اسے یہ جو ہمارے صوبے سے ہمارے صوبے کے راستے سے اسلحے کے کیپ کے کیپ خارجی ملکوں میں جاتے ہیں یا یہ جو باقاعدہ پالیسی ہے کہ مختلف لوگوں کو زیر نگیں دی جاتی ہیں اور پھر ابھی تمام ملک میں انسوں نے خانہ جنگی شروع کی ہے اور آج یہ ہمارا ضوبہ بھی اس خطرے کے بالکل قریب پنج گیا ہے اور ہم لوگ نماز باقاعدہ پھر دیں میں پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ یہ شاید ریکارڈ دیں

گور نمٹ والے کہ فلاں جرم قتل کا اگر بچھلے بار ایک سال میں دستھے تو اس بار نہ ہو گئے ہیں یعنی یہ قاتلوں کی اپنی مرضی پر ہے گور نمٹ کی ذمہ داری نہیں کہ انہوں نے ایسا لاءِ اینڈ آڑور کا انتظام کیا ہے کہ لوگ جرام نہیں کریں گے روزوں کے ڈاکے آپ پاہند ہو جائے تو ہم پاہند ہو گئے آپ باہر آرام سے پھر رہے ہیں تو روزوں پر ڈاکے بالکل ہر روز پر ہوئے ہیں اور مسلسل ہو رہے ہیں ابھی بچھلے دن سرڑا کی مولانا صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے سرڑا کی یویز کے خاص یویز کے پوست کے ساتھ دس پندرہ گاڑیاں ابھی لوٹ لی گئیں اس پر گور نمٹ کا یہ ایسے آپ symbolic ہے کہ اس تمام صوبے میں یہ پوزیشن ہے گور نمٹ نے نہ کسی کو گرفتار کیا ہے نہ کسی کو گرفتار کر سکتا ہے اسی طرح اس دن یہاں قادری چیولر زپر ڈاکہ پر اور ابھی ایک ان کا کار نامہ وہ کرتے ہیں ہم نے اس لوگوں کو گرفتار کیا ہے لیکن اس میں بھی چار ہزار دو سو گرام جو مال مسروقہ تھا اور اس میں برآمدگی جو ہے یہ پولیس آفیسر ان کو پھر معلوم ہونا چاہئے کہ کیوں انہوں نے ایسا کیا اور کیوں وہ نہیں کر سکتے سولہ سو پندرہ گرام تقریباً برآمدگی اب اس میں یہ ان کا اثرست ہے۔ انتظامیہ کا امن و امان قائم کرنے والے آفیسر ان کا دوسرا چیز ہے ہر صورت مجموعی طور پر گیوگر ہیں اور اس میں ہر قسم کے گھناؤ نے جرام ہو رہے ہیں اور ڈاکے پر رہے ہیں لیکن کھس، اگر آپ گور نمٹ سے پوچھیں کیا آپ نے چالان کتنے کیسوں کا دیا ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم خان صاحب وقت کا خیال رکھئے گا بڑی مریانی کیونکہ آپ تجاوز کر گئے ہیں اپنے وقت سے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: ٹھیک ہے جناب کتنے چالان آپ نے جناب والا یہ ان سے آپ پوچھ لیں کہ کتنے چالان جو کیس ہیں ہاں وہ ۱۹۶۴ء میں خواہ ۷۶ء میں ہماری اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے خواہ ۱۹۸۶ء میں جو بھی ہیں ان کا جو بھی کھس ہیں آپ نے کتنے کے چالان تیار کئے ہیں لہذا ان تمام باتوں سے ہم یہ واضح طور پر جناب والا اس نتیجے پر چکتے ہیں کہ لاءِ اینڈ آڑور کا جو مسئلہ ہے یہ گور نمٹ جو ہے بالکل بے بس اپنے آپ بے بس کر دیا ہے اور گور نمٹ کے جواب اے

ہیں وہ دراصل ہمارے وہ اوارے ہیں جو صرف ہم اپنے پیسوں سے انہیں پالتے ہیں اور وہ باقاعدہ جرائم کو جزیت کرتے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ پولیس آفسر اور انتظامیہ کے لوگ ان کو کنٹرول کرنا چاہیں اور کنٹرول نہ ہو سکیں مریانی۔

جناب اسپیکر : مریانی جی میں ہاؤس کو عرض کرنا چاہوں گا کہ وقفہ نماز کے بعد کیا آپ تشریف لا سکیں گے یہ آج کے یہ اجنبی ہے پلاسٹ ایٹھ اس کو مکمل کیا جائے کیا رائے ہے آپ کی یا ایڈ جرن کرنا چاہیں گے آج اور اسکو اگلے دن اٹھالیا جائے جو بہر سمجھتے ہیں آپ ہاؤس جو بھجے کہیں جو رائے بتتی ہے میں مولانا امیر زمان سینئر مشر صاحب سے پوچھ لوں گا کیا رائے ہے آپ کی۔

مولانا امیر زمان : پرسوں کے لئے آپ کی زیادہ ہے یہ۔

جناب اسپیکر : ۷۲ کو؟

مولانا امیر زمان : جی ہاں ۷۲ کو تو کارروائی آپ کی کتنی ہے اگر اتنی ہی کارروائی ہے تو.....

جناب اسپیکر : تو ۷۲ کو لاتے ہیں اس کو نحیک ہے اگر ہاؤس یہ رضا ہے تو اس کو ۷۲ کو لا سکیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی : ۷۲ میں رسمیں نحیک ہے کیونکہ ابھی نماز کا ٹائم ہے رمضان شریف ہے۔

جناب اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۷۲ جنوری ۱۹۹۸ء بوقت گیارہ چھے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے شکر یہ جی۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر ایک جگہ کرچا یہیں منٹ پر مورخہ ۷۲ جنوری ۱۹۹۸ء صبح گیارہ چھے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)